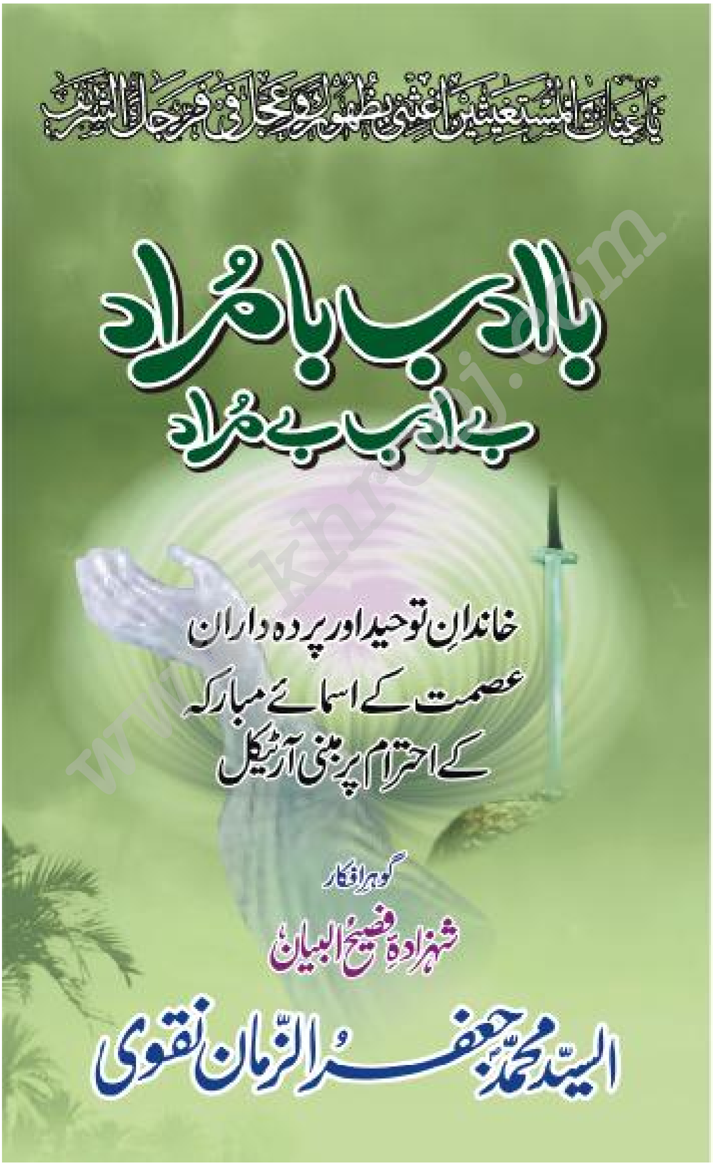

Www.khrooj.com

با ادب با مُراد
بے ادب بے مُراد

خاندانِ توحید اور پردہ داران
عصمت کے اسمائے مبارکہ
کے احترام پر مبنی آرٹیکل

شہزادۂ فصیحُ البیان

تصنیف

السیّد محمدؐ جعفرُ الزّمان نقوی

www.khrooj.com

Www.khrooj.com

مصنف کا نام	مخدوم السید محمدؒ جعفرؒ الزمان نقوی البخاری
کتاب	با ادب با مراد بے ادب بے مراد
مرتب	مہتاب اذفر
تکنیکی معاونین	علی رضا، بلال حسین
سنئہ اشاعت	2022ء
تعداد	500
ایڈیشن	چہارم
پرنٹرز	فدک پرنٹنگ پریس لاہور
پبلشرز	القائم ویلفیئر ٹرسٹ (رجسٹرڈ) کراچی
	کمرہ نمبر 11 سیکنڈ فلور اے اینڈ کے چیمبر 14
	ویسٹ وہارف روڈ کراچی پوسٹ کوڈ 74000 پاکستان
فون نمبرز	021-32205037,32311979,32311482
ای میل	Email: klbehyder@yahoo.com
ملنے کا پتہ	المنتظرین پبلی کیشنز جمن شاہ ضلع لیہ
فون نمبر	WhatsappNo : 03007314573
ویب سائٹ	www.Khrooj.com
ای میل	Email.jammanshah@gmail.com

ISBN:969.8806.28.8

انتساب

اپنے منعم ازل شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے خصوصی کرم سے جو یہ کتاب وجود میں آئی ہے میں یہ انہی کی عطا، ان کی بارگاہ میں اپنے روحانی بچے مہر نذر عباس کی طرف سے پیش کرتا ہوں، امید ہے میرے مالک ازل اسے شرف قبول ضرور عطا فرمائیں گے

کلبِ درِ کریم عجل اللہ فرجہ الشریف

جعفر

www.khrooj.com

یا مولا کریمؑ

اظہارِ عقیدت

لاکھوں سلام ہیں اس ذات پر کہ جنہوں نے شیعت کی بے وقار جھولی میں علم و عرفان کے خزانے انڈیل دئے، جنہوں نے حقیقت کو آشکار کیا، جنہوں نے مشاہداتی دین متعارف کروایا
سلام ہے اس ہستی جاویداں پر کہ جنہوں نے اپنے زمانے کے امام عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی معرفت بہم پہنچائی اور نصرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کا شعور بخشا
سلام ہے اس نعمت عظمیٰ پر کہ جنہوں نے شب و روز کی ان تھک کاوش سے قوم شیعہ کو کتابی صورت میں دین کا قیمتی سرمایہ عطا فرمایا
مادی و ماورائی تمام علوم کا اک بحرِ بے کراں، حقیقت کا اک راز داں، محبت کا دیوتا، امن و شانتی کا مجسم پیکر، نصرتِ امام زمانہ

عجل اللہ فرجہٗ الشریف کا پیغامبر، شیعہ قوم کا محسن اور اس تاریک شب میں جلتا ہوا ایک چراغ کہ جس کی لو میں ہزاروں، لاکھوں لوگ حقیقت کے راستوں پر گامزن ہوئے

لیکن ہماری بدبختی کہ یہ نعمت عظمیٰ ہماری نظروں سے اوجھل ہوگئی، قانون قدرت ہے کہ وہ کریمِ ازل ذات پاک کوئی نعمت عطا فرمانے کے بعد سلب نہیں کرتی مگر اس وقت کہ جب لوگ اس نعمت کی ناقدری یا ناشکری کریں

جہاں تک میں سمجھتا ہوں تو یہ ہے کہ ہم سے یہی گناہ سرزد ہوا ہے کہ ہم اس مجسم نعمت کبریٰ کی ناقدری کے مرتکب ہوئے ہیں شاید اسی وجہ سے ہمیں محرومیاں ملی ہیں، ان کے بے پناہ احسانات کا ایک زمانہ معترف ہے کیونکہ ان کے احسانات کا دائرہ عمل ہر شعبہ زندگی پر محیط ہے کہ ہر مکتبہ فکر کے لوگوں کو انہوں نے شعور وآگہی کی دولت سے مالا مال کیا

دوستو! اپنے محسن کا احسان بھلانا مہذب قوموں کا شعار

www.khrooj.com

نہیں ہوتا، اسی حوالہ سے اتنے عظیم محسن کے کچھ حقوق ہم پر بھی تو عائد ہوتے ہیں کہ ہم ان کی ذات کی تعلیمات کو جہاں تک ممکن ہو سکے پھیلائیں

ان کے عظیم مقصد کی طرف لوگوں کو راغب کریں اور ان کا سب سے بڑا حق ہم پر یہ ہے کہ ہم ان کے مقصد اور مشن کی تکمیل کی نہ صرف دعا کریں بلکہ عملی طور پر کوشش بھی کریں کہ مولائے کائنات عجل الله فرجهٔ الشریف جلد از جلد تشریف لا کر اس ظلم و جور سے بھری دنیا کو عدل و داد سے بھر دیں اور خاندانِ تطہیر علیهم الصلوات والسلام کے گھرا طہر میں ابدی اور دائمی خوشیاں آئیں

اولین و آخرین کے تمام مظلومین کا منتقم حقیقی آ کر تلوارِ انتقام کی صدیوں کی پیاس ظالمین کے خون سے بجھائیں تا کہ ظلم و جور کا نام ونشان تک باقی نہ رہے

﴿آمین یارب العالمین﴾

دعا گو......علی رضا

ہوالکریم جل جلالہ
یامولا کریم عجل اللہ فرج وصلوات اللہ علیک

محرک

انسان جب کوئی کتاب لکھتا ہے تو اس کا کوئی نہ کوئی محرک ضرور ہوتا ہے
جمن شاہ کے حوالے سے جو باتیں مشہور ہیں ان میں سے ایک خاندان پاک علیھم الصلوات والسلام کے مقدس ذوات متعالیات علیھم الصلوات والسلام کے اسمائے مبارکہ کے ادب واحترام کا مسئلہ بھی ہے کیونکہ جمن شاہ مرکز سے ان ذوات کے لئے بہت زیادہ احترام کا حکم ملتا ہے اور اس مقام پر جملہ مقدسات واسمائے پاک وجملہ منسوبات کا بہت زیادہ احترام ہوتا ہے جس کی وجہ سے عام طور پر اعتراض کیا جاتا تھا خصوصی طور پر

www.khrooj.com

خاندان پاک کے مخدرات عصمت وطہارت صلوات الله علیهن کے اسمائے پاک کی برسر عام تلاوت کا مسئلہ یک طرفہ طور پر متنازعہ بنا دیا گیا تھا

حال ہی میں جناب سید علامہ افتخار حسین نقوی صاحب یہاں جمن شاہ میں تشریف لائے اور انہوں نے مخدوم سرکار السید محمدؐ جعفرؑ الزمان نقوی البخاری صاحب کے ساتھ ایک نشست میں اس موضوع پر گفتگو فرمائی جس کے جواب میں مخدوم السید محمدؐ جعفرؑ الزمان نقوی البخاری صاحب نے ان سے فرمایا کہ آپ پر جتنے اعتراضات کئے جاتے ہیں وہ ہمیں لکھ کر عنایت فرمائیں ہم بقدر عطائے کریم عجل اللہ فرجہ الشریف ان کے جوابات تحریراً آپ کی خدمت میں پیش کریں گے اور یہ سوالات دوسرے دوستوں سے بھی لے لیں تا کہ زیادہ سے زیادہ اعتراضات سامنے آئیں اور ان کے جوابات دیئے جائیں تا کہ یہ احترام کا مسئلہ حل ہو جائے

اس پر علامہ صاحب قبلہ نے بہت سے سوالات لکھے جوان کے احباب کی طرف سے تھے اس پر مخدوم السید محمدؐ جعفرؑ الزمان نقوی البخاری صاحب نے جوابات لکھے اور اسے ایک آرٹیکل کی شکل میں مکمل کیا

ہم نے یہ مناسب سمجھا کہ اس سے باقی لوگ بھی استفادہ کریں اور اسے شائع کروانے میں ہماری سوچ صرف اپنے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی رضا ہے نہ کہ مخلوق کو اپنے ساتھ ملانا مقصود ہے امید ہے صاحبان محبت ومؤدت ہمیں اس پیشکش پر دعا فرمائیں گے کہ ہمیں اور جملہ مومنین کو شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی خوشیاں جلدی دیکھنا نصیب ہوں

آمین ثم آمین

مرتب ...... مہتاب اذفر

ہو الکریم جل جلالہ
یا مولا کریم عجل اللہ فرج وصلوات اللہ علیک

ادب واحترام

دوستو! اس دنیا میں موجود اقوام کا ہمیشہ یہ فیصلہ رہا ہے کہ مہذب قوموں کی پہچان ادب واحترام واکرام سے ہوتی ہے آج بھی جب کسی قوم کے بارے میں مہذب اور غیر مہذب کا حکم لگایا جاتا ہے تو اس میں ادب واحترام کو پیمانہ بنایا جاتا ہے اسی لئے آئمہ ہدیٰ علیہم الصلوات والسلام نے ادب کے بارے میں بہت تاکید فرمائی ہے اور اس کے فضائل بیان فرمائے ہیں امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ،، ادب سیکھ چاہے تو جس کا بھی بیٹا ہے،، یعنی اگر تم میں ادب ہوگا تو نسب کی خامیاں چھپا دے گا ادب ہوگا تو نسب کی

www.khrooj.com

ذلتوں کے باوجود تمہیں معزز بنا دے گا

ادب کے فضائل پر ہم لکھنا شروع کر دیں تو ایک علیحدہ کتاب درکار ہے ہم آپ کے سامنے کتاب ادب کا خلاصہ بیان کرنا چاہتے ہیں اس لئے ہمیں ادب کی درجاتی سیڑھیوں پر اجمالی نگاہ ڈالنا ضروری ہے

ادب کا پہلا مرحلہ

ادب کا آغاز ادب واحترام باہمی سے ہوتا ہے اس لئے حکم ہے کہ کوئی مومن ایک دوسرے کے احترام کو فراموش نہ کرے مومن کے لئے مومن بھائی کا ادب واحترام واجب قرار دیا گیا ہے جسے مومن بھائیوں کے حقوق میں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ اس میں سب سے پہلا حق یہ بیان ہوا ہے کہ اسے ایسے نام سے پکارے جو وہ پسند کرتا ہو اس حق میں اس حد تک تاکید

www.khrooj.com

ہوئی ہے کہ احادیث قدسی میں تو مومن کے ساتھ رکھے جانے والے روپے کو اللہ کے ساتھ رکھا جانے والا رویہ قرار دیا گیا ہے جیسا کہ فرمایا گیا ہے کہ اللہ جل جلالہ قیامت کے دن سوال کرے گا

میں بھوکا تھا تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا تھا
میں پیاسا تھا تو نے مجھے پانی نہیں پلایا تھا
میں مریض تھا تو عیادت کے لئے نہیں آیا تھا

اس کے تعبیرات میں مومن ہی کو پیش کیا جائے گا کہ تمہارے پاس تمہارا مومن بھائی آیا تھا وہ بھوکا تھا تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا تھا اسے پانی نہیں پلایا تھا اسے کپڑا نہیں دیا تھا اس کی عیادت نہیں کی تھی وغیرہ وغیرہ

حتیٰ کہ مومن کے ادب پر اس طرح بات فرمائی ہے کہ جو آدمی مومن بھائی کی خلوص کے ساتھ جا کر زیارت کرے تو فرمایا ☆زار الله علی عرشه

گویا اس نے عرش پر جا کر اللہ کی زیارت کی ہے

مومن کی عظمت کی تصویر ہمارے کتب اخلاق و احادیث میں دیکھی جا سکتی ہے اس میں یہاں تک فرمایا گیا ہے کہ مومن کو پکارنا ہو تو اسے کنیت سے پکارو نام کے ساتھ نہ پکارو

علمائے اخلاق نے یہاں تک لکھا ہے کہ چند استثنائی حالتوں کے علاوہ کسی بھی شخص کو آئمہ ہدیٰ علیهم الصلوات والسلام نے کبھی نام لے کر نہیں پکارا بلکہ ہمیشہ کنیت سے پکارا ہے ان کی کنیتوں کو اس طرح عام فرمایا ہے کہ آج بہت کم لوگ ان کے اصل ناموں سے واقف ہیں جیسا کہ جناب ابوذر غفاری سلام الله علیه ہیں ان کا حقیقی نام جندب سلام الله علیه تھا مگر آج وہ صرف کنیت سے مشہور ہیں اسی طرح جناب سلمان پاک سلام الله علیه ہیں جناب ابوایوب انصاری سلام الله علیه ہیں حتیٰ کہ خلیفہ اول اور ابوہریرہ تک کا نام کسی کو معلوم نہیں سارے لوگ کنیت ہی سے انہیں جانتے پہچانتے ہیں

www.khrooj.com

یہ وہ ادب کا پہلا درجہ ہے کہ آپ کو ہم مرتبہ فرد کے ساتھ کس طرح ادب سے پیش آ نا ہے بلکہ عرب کے مہذب و مودب لوگوں میں اس بات کو ایسا رواج ملا ہوا تھا کہ آج ہم ابولہب ابوجہل اور ابوسفیان کے ناموں سے زیادہ ان کی کنیتو ں سے مانوس و واقف ہیں یعنی مسلم و غیرہ

مسلم لوگوں کا بھی خاندانیت کی وجہ سے جو ادب تھا اس میں بھی نام کے بجائے کنیت سے پکارے جانے کا رواج تھا یہ تھا ادب کا پہلا مرحلہ

ادب کا دوسرا مرحلہ

دوستو! اس سے قبل ہم نے اپنے جیسے فرد کے ادب کے بارے میں اجمالی طور پر روشنی ڈالی ہے اس کا اگلا مرحلہ والدین کا ادب ہے ان کے بارے میں اجمالاً صرف اتنا

کہوں گا کہ خاندان پاک علیهم الصلوات والسلام نے ہمیں والدین کے ادب کی سختی سے تاکید فرمائی ہے یہاں تک فرمایا ہے کہ ان کی آواز سے تمہاری آواز اونچی نہ ہو، ان کے سامنے اونچی جگہ پر نہ بیٹھو، ان کے قدم سے تمہارا قدم آگے نہ بڑھے، ان کے ہاتھ سے تمہارا ہاتھ اونچا نہ ہو، ان کے سامنے تمہاری آنکھ بھی نہیں اٹھنا چاہیے

والدین کے بارے میں یہاں تک حکم ہے کہ اگر والدین کی خدمت میں تمہارے تعقیبات حائل ہو رہے ہوں تو نماز نوافل تک کو چھوڑ دو اور یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ اگر دوران نماز نوافل والدہ پکارے تو نماز توڑ دو

یہ سب والدین کے ادب میں داخل ہے یہاں تک فرمایا گیا ہے کہ انسان جب جنت کی طرف چلے گا تو ابھی ہزاروں برسوں کی مسافت باقی ہوگی تو جنت کی خوشبو آنا شروع ہو جائے گی مگر والدین کا گستاخ جنت کی خوشبو کو بھی نہ پا سکے

WWW.KHROOJ.COM

گا

اسی طرح حقوق والدین کے چالیس اقسام بیان ہوئے ہیں ان میں ایک یہ بھی بیان ہوا ہے کہ جو آدمی اپنے والد کو اس کا مجرد نام (بغیر لقب کے صرف نام) لے کر پکارتا ہے تو وہ عاق ہو جاتا ہے اور وہ جنت کی خوشبو کو بھی نہ پا سکے گا اس لئے حکم ہے کہ والدین کو ان کے نام کی بجائے اس رشتے سے پکارو جو تمہارا ان کے ساتھ بنتا ہے یعنی امی جان، بابا جان، ابا جان وغیرہ کہہ کر پکارنے میں فضیلت ہے اور دوسرے کسی طریقے سے پکارنا ان کی توہین کے مترادف ہے

ادب کا تیسرا مرحلہ

ادب کا تیسرا مرحلہ استاد کا ادب ہے اور اس میں علمائے کرام کا ادب بھی آ جاتا ہے اس کی بھی سخت تاکید ہوئی ہے علماء کی

توہین اورسوئے ادبی سے سختی سے منع کیا گیا ہے۔

بعض علماء وفقہائے کرام نے یہاں تک فتویٰ دیا ہے کہ اگر کوئی کسی عالم دین کوعویلم کہہ دے یا لکھ دے وہ شخص کافر ہے ،،عویلم،، عالم کی تصغیر ہے یعنی اگر کوئی کسی مولوی کوملونٹا کہہ دےتو وہ کافر ہے

یہی وجہ ہے کہ آج علمائے کرام کو جناب قبلہ، علامہ، آیت اللہ ، مولانا، مولوی، اور ان جیسے دیگر القابات کے ساتھ پکارا جاتا ہے اور جب کوئی آدمی سٹیج پر یا سپیکر پران کے خطاب کرنے کا اعلان کرتا ہےتو ان کے احترام کی وجہ سے ان کے القابات میں مبالغے کی حد سے بھی گزر جاتا ہےاور آئے دن علمائے کرام کے لئے نئے نئے القابات تلاشے جاتے ہیں اور انہیں رواج دیا جاتا ہے

یہ سب اس لئے ہے کہ علماء کے ادب کا حکم ہے اور اس کی بہت تاکید ہے

ادب کا چوتھا مرحلہ

دوستو! اگر آپ ادب کے سلسلے کو دیکھیں تو ایک اپنے جیسے آدمی سے یہ سلسلہ چلتا ہے اور یہ اوپر جاتے ہوئے متقین تک جاتا ہے جس طرح فرمایا گیا ہے

☆ان اکرمکم عنداللہ اتقاکم یعنی تم میں سے لائق ادب واحترام وہ شخص ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہے

ادب کا پانچواں مرحلہ

ادب کا پانچواں مرحلہ سادات عظام کے ادب کا ہے یعنی ایک عام مومن سے ایک عام سید کا احترام ادب کے ترتیبی لحاظ سے چار گنا زیادہ ہے یہ بات میں نے درجاتی لحاظ سے نہیں کی بلکہ مرحلاتی ترتیب کے لحاظ سے کہی ہے ورنہ درجاتی لحاظ

www.khrooj.com

سے ایک عام مومن سے ایک عام سید کا ادب واحترام ہزاروں گنا زیادہ ہے

ادب واحترام کی وجہ؟

دوستو! یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب کسی کا ہم پر ادب واجب ہوتا ہے تو اس کی وجہ کیا ہوتی ہے؟ یعنی وہ کیا چیز ہے جو کسی بھی شخص میں پائی جائے تو اس کا ادب لازم ہو جاتا ہے؟
اس کا جواب یہ ہے کہ کسی چیز یا فرد یا جماعت کے ادب واحترام کی وجہ وہ نسبت ہے جو اس کی اللہ اور اس کے پاک حبیب صلی الله علیه وآله وسلم اور ان کی پاک آل علیهم الصلوات والسلام سے قائم ہوتی ہے
آپ دیکھیں مومن کا ادب کیوں واجب ہے؟
اس لئے کہ اسے ایک نسبت حاصل ہے وہ کلمہ پڑھ کے اپنا

ایک رشتہ اللہ جل جلالہ اور پاک خاندان علیھم الصلوات والسلام سے جوڑ لیتا ہے علمائے حق کا ادب کیوں واجب ہے کہ ان کی جو نسبت پاک خاندان علیھم الصلوات والسلام سے ہے وہ عام مومن سے زیادہ قوی ہے

والدین کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ اگر وہ اللہ اور پاک خاندان علیھم الصلوات والسلام سے کوئی نسبت نہ رکھتے ہوں تو ان کا ادب واجب نہیں ہے اور اگر وہ اللہ اور پاک خاندان علیھم الصلوات والسلام کے دشمن ہوں تو پھر ادب کجا ان کی دشمنی بھی واجب ہو جاتی ہے بلکہ تاریخ اسلام میں ایسے کئی خوش نصیب نظر آتے ہیں جو عواطف بشریہ سے گزر گئے اور انہوں نے نصرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اپنے والد کو قتل کر ڈالا یعنی احترام وادب کی بنیاد وہ نسبت ہے جو کسی فرد یا جماعت کو اللہ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی پاک آل علیھم الصلوات والسلام سے ہوتی ہے اور جیسے جیسے یہ نسبت قریب سے

قریب تر کی ہوتی جاتی ہے احترام بڑھتا جاتا ہے اسی لئے جب کوئی سید بھی ہو، مومن بھی ہو، والد بھی ہو، عالم بھی ہو تو اس کا احترام عام مومن سے گئی گنا بڑھ جاتا ہے کیونکہ ایک تو اس کے ساتھ کئی نسبتیں جڑی ہوئی ہیں پھر ان میں سے سب سے قوی اور قریب کی نسبت سیادت کی ہے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خون کے رشتے کی نسبت ہے اس لئے اس کا احترام وادب بہت زیادہ ضروری اور تاکیدی ہو جاتا ہے

سیادت کی نسبت تو ایسی ہے جو عام مومنین سے منفرد ہے جیسا کہ فرمایا گیا ہے☆ان اکرم مکم عند اللہ اتقکم

یعنی تم میں سب سے زیادہ قابل ادب واحترام وہ شخص ہے جو تم سے زیادہ صاحب تقویٰ ہے مگر سادات کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ

☆اکرموا اولادی الصالحون للہ والطالحون لی

فرمایا اے میری امت آپ لوگ ہر حال میں میری اولاد کا

www.khrooj.com

ادب واحترام کریں اگر وہ نیک ہوں تو ان کا ادب واحترام اللہ جلا لہ کی وجہ سے کریں اور اگر کوئی غیر صالح نظر بھی آئے تو اس کا بھی احترام کریں میری وجہ سے کیونکہ اسے بھی مجھ سے ایک نسبت ہے

میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ احترام کی اصل وجہ وہ نسبت ہے جو کسی کو ان ذوات اطہار علیھم الصلوات والسلام سے ہے اگر یہ نسبت نہیں تو ادب کی کوئی وجہ ہی نہیں بنتی ہاں رواداری ایک علیحدہ بات ہے جو اس بات کا تقاضہ کرتی ہے کہ اگر کوئی کسی بھی مذہب وملت کے لوگوں کے لئے قابل احترام ہے یا کسی قبیلے کا کوئی سردار ہے یا شرفا میں سے ہے تو اس کا احترام اپنے اسلامی ودینی حدود میں رہتے ہوئے لازماً کرنا چاہیے کیونکہ ادب دلیل شرافت بھی ہے

اب یہاں ہم یہ دعوت غور وفکر دینے کی پوزیشن میں ہیں کہ جب کسی عام آدمی یا عام چیز کی ان ذوات اطہار علیھم الصلوات

والسلام سے ایک معمولی سی نسبت ہو جائے تو وہ اس قدر قابل ادب واحترام ہو جاتی ہے تو وہ ذوات اطہارؑ علیہم الصلوات والسلام خود کتنے قابل احترام ہوں گے؟

ایک مومن کے بارے میں ہے کہ اسے بھی کنیت سے یاد کرو اور اس کی کنیت سے اس کا ذکر کرو تو کیا ان کے بارے میں کوئی حد بندی نہیں ہے جن کی وجہ سے اس ایک عام مومن کو احترام مل رہا ہے؟

والد کے بارے میں حکم یہ ہے کہ جو شخص اپنے والد کو بے لقب نام سے پکارے وہ عاق ہو جاتا ہے اور وہ جنت کی خوشبو کو بھی نہ پا سکے گا تو کیا پاک خاندان علیہم الصلوات والسلام کے مقدس افراد کے نام برسر عالم لینا اور نہ ان پر صلوات پڑھنا اور نہ ہی کوئی لقب استعمال کرنے والا ان والدین حقیقی سے عاق تصور نہیں ہو گا؟

حالانکہ مومنین کو اللہ جل جلالہ نے یہ قانون دے رکھا ہے کہ

☆لَا تَجْعَلُوا دُعَاء الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاء بَعْضِكُم بَعْضاً قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُونَ مِنكُمْ لِوَاذاً فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ......(63النور)

اے لوگو تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تخاطب کو ایسا قرار نہ دو جیسا کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو خطاب کرتے ہو بے شک اللہ تم میں سے ان لوگوں کو اچھی طرح جانتا ہے جو چھپ کر نکل جاتے ہیں پس جو لوگ اس کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں انہیں اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ اس طرز تخاطب کی وجہ سے تم پر کوئی آزمائش ومصیبت نہ آپڑے یا تم پر دردناک عذاب نازل نہ ہو جائے

اس آیت میں واضح حکم ہے کہ تم انہیں اس طرح نہیں پکار سکتے جیسے آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو ان کا ذکر اس طرح جائز نہیں جس طرح تم ایک دوسرے کا ذکر کرتے ہو اور اس

پر وعید بھی موجود ہے یعنی جو اس قانون کو توڑے گا اس پر اس دنیا میں بھی کوئی مصیبت نازل ہوگی اور آخرت میں بھی درد ناک عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اس کے بعد تو کسی بے اعتدالی کی گنجائش ہی نہیں رہتی اس حکم کے بعد یہاں تک فرمایا گیا تھا کہ جو آدمی شہنشاہ انبیاصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک سنے یا لکھا ہوا دیکھے یا خود زبان پر لائے اور صلوات نہ پڑھے تو گویا اس نے ان پاک ذواتعلیہم الصلوات والسلام پر جفا کی ہے اب اس سے بھی خود سوچیں کہ کیا ان ذوات اطہارعلیہم الصلوات والسلام پر جفا کرنے والا مسلمان ہوسکتا ہے؟

اب یہاں کوئی یہ سوال کرسکتا ہے کہ آپ کی اس بات سے تو صرف شہنشاہ انبیاءصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ثابت ہوتا ہے نہ کہ سارے پاک خاندانعلیہم الصلوات والسلام کے لئے اس کا جواب یہ ہے کہ حضورصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا

☆اولنا محمدؐ واوسطنا محمدؐ وآخرنامحمدؐ وکلنا محمدؐ

www.khrooj.com

اس حدیث کے ضمن میں علماء کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ چند خصائص نبوتی کے علاوہ باقی سارے احکام میں سارے معصومین علیہم الصلوات والسلام شامل ہیں جیسا کہ صلوات میں سلام میں احترام وادب میں ولایت میں نوریت وغیرہ میں اسی طرح

☆لاترفعوااصواتکم فوق صوت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم میں یہ بھی شامل ہے کہ جس طرح شہنشاہ انبیاءؑ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آواز بلند کرنا حبط اعمال کا موجب ہے اسی طرح کسی بھی معصوم علیہ الصلوات والسلام کے سامنے آواز اونچی کرنا باعث حبط اعمال ہے یعنی ان سب کی سوئے ادبی ایک ہی حکم میں آ جاتی ہے اور ان سب کے احکام ادب واحترام ایک ہی ہیں یعنی جیسا ادب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے کرنا ہے ان کے ہر وصی کا ادب اسی طرح واجب ہے اس لئے چند استثنائی شرائط نبوت کے علاوہ باقی سب احکام میں یہ سارے معصومین علیہم الصلوات والسلام شامل ہیں

بلکہ یہ پورا خاندان پاک علیہم الصلوات والسلام اس میں شامل ہے جیسا کہ جناب علم الھدی سید مرتضیٰ علیہ الرحمہ کے حوالے سے سید حسن الابطحی نے فرمایا کہ کسی شخص نے ان کے سامنے کسی سید کا گلہ کیا تو انہوں نے فرمایا بھائی تو جس کا گلہ کر رہا ہے تمہیں معلوم ہے کہ وہ اگر چہ گنہگار رہے مگر جب بھی تو نماز میں صلوات پڑھتا ہے اور ☆اللھم صل علی محمدؐ وآل محمدؐ کہتا ہے تو اس صلوات میں یہ گنہگار سید بھی شامل ہے کیونکہ یہ آل میں شامل ہیں اس سے ثابت ہوا بہت سے احکام تو ایسے ہیں جن میں عام سادات بھی شامل ہیں

اگر باقی سادات کو شامل نہ بھی سمجھیں تو کم از کم پاک خاندان علیہم الصلوات والسلام کے مقدس افراد علیہم الصلوات والسلام کو تو ان سے کوئی بھی خارج نہیں کر سکتا اس لئے لازم ہے ان پاک ذوات اطہار علیہم الصلوات والسلام کا ذکر بھی اسمائے مبارکہ کے

www.khrooj.com

بجائے القاب سے ہونا چاہیے اور اگر کہیں نام پاک لینا ناگزیر ہوتو وہاں صلوات واجب ہے اور جو آدمی صلوات نہ پڑھے وہ محمدؐ وآل محمدؐ علیھم الصلوات والسلام پر جفا کا مرتکب ہورہا ہے اور اس پاک گھر کے کسی فرد پر جفا کرنے والے کے بارے میں وہ اپنے ضمیر ہی سے فتویٰ لے لے کسی اور کے پاس جانے کی ضرورت ہی نہیں ہے

سوال

اس بات کو دیکھتے ہوئے بعض معزز دوستوں نے ایک تفصیلی سوال کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ پاک خاندان عصمت علیھم الصلوات والسلام کے اسمائے مبارکہ کے اسمائے اِلٰہی سے مشتق ہیں اوران کے اسمائے مبارکہ کی تلاوت عبادت ہے انہی اسمائے مبارکہ کا ورد جناب آدم علیہ السلام سے لے کر جناب عیسیٰ علیہ

السلام تک ہر نبی نے کیا ہے اور انہی اسمائے مبارکہ کا ورد سارے اصحاب کرام اور اولیائے کرام نے کر کے اعلیٰ درجات حاصل کئے اس لئے ان اسمائے مبارکہ کی تلاوت سے روکنا گویا عبادت سے روکنا ہے کیا اس طرح نام پاک نہ لینے سے ہماری قوم اس نام پاک کی برکات سے محروم نہیں ہو جائے گی؟

اس کا جواب پھر اسی آیت کو سامنے رکھ کر دے سکتے ہیں وہ یہ ہے

☆لَا تَجْعَلُوا دُعَاء الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاء بَعْضِكُم بَعْضاً قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُونَ مِنكُمْ لِوَاذاً فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ......(63النور)

اے لوگو تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تخاطب کو ایسا قرار نہ دو جیسا کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو خطاب کرتے ہو بیشک اللہ تم میں سے ان لوگوں کو اچھی طرح جانتا ہے جو چھپ کر نکل جاتے ہیں پس جو لوگ اس کے حکم کی مخالفت

www.khrooj.com

کرتے ہیں انہیں اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ اس طرز تخاطب کی وجہ سے تم پر کوئی آزمائش ومصیبت نہ آ پڑے یا تم پر دردناک عذاب نازل نہ ہو جائے

اس آیت کی تفسیر میں جناب امام محمد باقرعلیہ الصلوات والسلام نے فرمایا تھا کہ اللہ جل جلالہ نے جو فرمایا ہے کہ اے لوگو تم شہنشاہ انبیاصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس طرح نہ پکارو جیسے تم ایک دوسرے کو پکارتے ہو یا ایک دوسرے کا ذکر کرتے ہو اس کا مقصد یہ ہے کہ تم یوں نہ پکارو،،یا محمد،،صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نہ یوں کہو،،یا ابالقاسم،، بلکہ انہیں،،یا نبی اللہ،، یا،، رسول اللہ،،صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ کر پکارو

تفسیر صافی 356 بحوالہ تفسیر قمی

دوستو! اس میں ایک بات قابل غور ہے اور وہ یہ ہے کہ عام مومن کے بارے میں حکم تھا کہ اسے نام کی بجائے کنیت سے پکارو مگر اس آیت میں حکم یہ تھا کہ جس طرح تمہیں آپس میں

پکارنے کا حکم دیا گیا ہے یہاں وہ بات بھی منع ہے بلکہ یہاں نہ ہی نام پاک سے پکارنا ہے اور نہ ہی کنیت سے بلکہ لقب پاک سے ذکر کرنے کا حکم ہے کیونکہ امام محمد الباقر علیہ الصلوات والسلام نے خصوصی طور پر آپ کی کنیت کا ذکر فرمایا ہے کہ یا ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی کہہ کر پکارنا درست نہیں ہے اور حکم الٰہی کے خلاف ہے آگے آیت کی وعید ہے یعنی اس جرم کی سزا کا ذکر ہے کہ اگر تم ایسا کرو گے تم پر اس دنیا میں بھی کوئی مصیبت نازل ہوگی اور آخرت میں بھی تم پر دردناک عذاب نازل ہوگا

اس لئے خود سمجھ لیں کہ نام پاک کا لینا اور ان کی کنیت تک سے پکارنا سوئے ادبی ہے کہ جس کی اللہ جل جلالہ نے سزا بھی مقرر کر رکھی ہے اور یہ بھی ہے کہ اللہ جل جلالہ نے یہ حکم ان کے برکات کے حصول کے لئے رکھا نہ کہ ان کے برکات سے محروم کرنے کے لئے

پاک خاندان کا اپنا رویہ

صاحب منتھی الآ مال لکھتے ہیں کہ جب امام ابوعبداللہ الصادق علیہ الصلوات والسلام حدیث بیان کرتے ہوئے فرماتے تھے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اس کے ساتھ ہی آپ کے رخ انور کا رنگ متغیر ہو جاتا تھا اور اس طرح ادب واحترام سے جھک جاتے تھے کہ معلوم ہوتا یہ سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جگر کے ٹکڑے ہیں اور ساتھ ہی صلوات بھی پڑھا کرتے تھے احترام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ عالم تھا کہ آپ کے صحابی جناب ابو ہارون جب کچھ دن غیر حاضر رہے تو ان سے دریافت فرمایا کہ آپ اتنے دن کہاں رہے ہیں؟ انہوں نے عرض کی میرے ہاں بچہ ہونے والا تھا اس لئے حاضر نہ ہوسکا آج رب کریم نے مجھے بیٹا عطا فرمایا ہے اس لئے حاضر ہوا ہوں ۔اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

www.khrooj.com

☆بارك الله فيه ...... پھر دریافت فرمایا کہ آپ نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ میں نے اس کا نام محمدؐ تجویز کیا ہے ویسے جو آپ فرمائیں گے وہی درست ہوگا

جب اس نے نام لیا تو نام سنتے ہی آپ کے رخ انور کا رنگ متغیر ہوگیا اور آپ نے اس نام کا اعادہ فرمانا شروع کر دیا اور ادب سے زمین کی طرف جھکنا شروع کر دیا اور ادب واحترام میں اس قدر جھکے کہ مجھے یقین ہوگیا کہ آپ کی جبین مبین زمین سے مس ہو جائے گی اس کے بعد صلوات پڑھتے رہے پھر فرمایا

☆بابی انت وامی ...... ہمارے ماں باپ اور سارے اہل زمین وآسمان اس صاحب اسم مقدس پر فدا ہوں

دوستو! یہاں مناسب ہوگا کہ میں جناب شیخ عباس قمی نوراللہ مرقدہ کی فرمائش بھی عرض کردوں انہوں نے اپنے قارئین کو تاکید کی ہے کہ سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جب بھی اسم

الحسنیٰ زبان پر آئے یا سنیں تو جتنا زیادہ ادب واحترام ہو سکے احترام کریں اور اس کے ساتھ ہی صلوات کو واجب قرار دیں اور اگر آپ شہنشاہ انبیاءصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک لکھیں تو اس میں صلوات کو اشارہ وکنایہ ورمز کو کافی نہ سمجھیں بلکہ مکمل صلوات لکھیں اور ان محرومان سعادت کی طرح نہ ہو جائیں کہ جو اسم مبارک پر صرف [ص] صلعم وغیرہ لکھ دیتے ہیں جو اس طرح کرتا ہے وہ محروم سعادت ہے

آپ جب بھی نام پاک لکھیں تو بغیر طہارت اور وضو کے نہ لکھیں اور نہ ہی زبان پر لائیں ہاں جب بھی باوضو وباطہارت ہوں اس اسم مبارک کو زبان پر لائیں یا لکھیں تو اس کے باوجود پھر بھی شہنشاہ انبیاءصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی کوتاہی ادب واحترام کی معذرت چاہیں اور عرض کریں کہ میں آپ کے کما حقہ احترام وادب سے عاجز ہوں

بحوالہ منتھی الآمال 124/2

ہمارے لئے سارے **معصومین** علیہم الصلوات والسلام **کا ادب** واحترام اسی طرح واجب ہے جس طرح **شہنشاہ انبیاء** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **کا ادب واحترام واجب ہے** اسی طرح ہر اسم مبارک پر صلوات واجب ہے اسی طرح ہر اسم مبارک کو زبان پر لانے سے پہلے دیکھیں کہ وضو ہے یا نہیں ہے اور ہر اسم مبارک لینے اور اسے سارے پروٹوکولز دینے کے بعد معذرت کرنا بھی اسی طرح واجب ہے جیسا کہ **سرورکونین** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کرنا ہے کیونکہ ان سب کا نور ایک ہے، ذات ایک ہے، اولیت ایک ہے، ابدیت ایک ہے، شان ایک ہے کیونکہ یہ نور واحد ہیں

سوال

یہاں ایک اور سوال بھی ہوتا ہے کہ جب آئمہ ہدیٰ علیہم الصلوات

والسلام یا اس پاک گھر کے افراد یہ نام پاک لیتے ہیں اور اپنے پاک افراد کو نام پاک لے کر پکارتے ہیں یعنی شہنشاہ انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ،شہنشاہ کربلا علیہ الصلوات والسلام کو یا حسین علیہ الصلوات والسلام کہہ کر مخاطب فرماتے ہیں تو پھر یا حسین علیہ الصلوات والسلام کہنا تو ایک سنت ہونا چاہیے اس سے منع کرنا کیسے جائز ہے؟

اسی طرح پاک خاندان علیہم الصلوات والسلام کے افراد اطہار علیہم الصلوات والسلام اپنے جدا طہر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام پاک تلاوت فرماتے ہیں تو پھر اس سے استدلال کر کے ہم نام پاک لینے کا جواز ثابت کیوں نہیں کر سکتے ؟

اس کا جواب یہ ہے کہ جب اسی محولہ بالا آیت کو امام صادق علیہ الصلوات والسلام کے سامنے پیش کیا گیا تو انہوں نے فرمایا

جس وقت یہ آیت نازل ہوئی تھی تو ہماری جدہ طاہرہ صلوات اللہ علیہا اپنے بابا پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تشریف لے گئیں

تو انہوں نے شہنشاہ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ کر مخاطب فرمایا آپ نے فرمایا یہ حکم آپ کے لئے نہیں ہے ہماری آل اس حکم سے خارج ہے انہیں اس طرح پکارنا چاہیے جیسے وہ اولاد بن کر ہمیں پکارتے ہیں المناقب اور دیگر بہت سے حوالوں کے ساتھ قرآن کریم کے اردو مترجمین نے بھی یہ احادیث حواشی پر نقل کئے ہیں یعنی ایسے امور میں ان کے انداز تخاطب سے کوئی استدلال کرنا جائز نہیں ہے اور حدود خارجیہ سے استدلال کرنا ایک غیر عالمانہ عمل ہے جس سے علماء بری ہوتے ہیں

اس کی ایک اور سند بھی دیکھ لیں کہ شہنشاہ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب زید بن حارث عبدالمطلب علیہ الصلوات والسلام کو اپنا متبنیٰ (منہ سے بولا بیٹا) بنایا تو اصحاب کرام نے انہیں یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ کر خطاب کرنا شروع کر دیا تھا کیونکہ عرب میں منہ بولے بیٹے کو بھی حقیقی بیٹے کا درجہ دیا جاتا

تھا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی

☆وما کان محمدؐ اباا حدمن رجالکم

فرمایا گیا کہ میرے محبوب صلی الله علیه وآله وسلم تم میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اس حکم سے آل محمد علیهم الصلوات والسلام مستثنیٰ رہے کیونکہ پاک خاندان علیهم الصلوات والسلام کے جملہ افراد کو لوگ فرزند رسول اللہ صلی الله علیه وآله وسلم یا بن رسول اللہ صلی الله علیه وآله وسلم کہہ کر مخاطب کرتے تھے اور کسی نے بھی اس انداز تخاطب کو قرآن کے منافی تسلیم نہیں کیا کیونکہ حدود خارجیہ سے استدلال کرنا غیر عالمانہ طرز فکر ہے

اس آیت سے ایک اور بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ اللہ جل جلالہ نے اپنے حبیب صلی الله علیه وآله وسلم کا نام لیا ہے اور فرمایا ہے

☆وماکان محمد صلی الله علیه وآله وسلم ......اس کے ساتھ ہی یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ میرے حبیب صلی الله علیه وآله وسلم کو ان کا نام

لے کرمت پکارو بلکہ محولہ بالا حدیث سے ثابت ہے کہ کنیت تک لینے سے منع فرمایا گیا تو کسی نے امام محمد الباقرعلیہ الصلوات والسلام کے سامنے اس آیت سے استدلال نہیں کیا کہ جب اللہ ایک نام لے رہا ہے تو ہمیں اس نام کے برکات سے محروم کرنے کا آپ کو کیا حق ہے؟

باقی رہا نام پاک کے برکات سے محروم ہونے کا سوال تو اس کا جواب یہ ہے کہ ان اسمائے مبارکہ پر کلی طور پر حرمت کا فتویٰ نہیں دیا جارہا بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ والدین کا فریضہ ہے کہ اولاد کو معصومین علیہم الصلوات والسلام کے اسمائے مبارکہ تعلیم کریں اوقات نماز وعبادت میں ان اسمائے مبارکہ کے حوالے سے دعا کرنا سکھائیں اور پھر ان اسمائے مبارکہ کا ادب سکھائیں تاکہ وہ نماز شب میں ان اسمائے مبارکہ کا ورد کریں اور شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے ان اسمائے مبارکہ کو وظیفہ بنانے کی اجازت طلب کریں کیونکہ وظائف

میں مرشد کامل کی اجازت کی ضرورت ہوتی ہے اس طرح ان اسمائے مبارکہ کے فیوض و برکات سے استفاضہ کیا جا سکتا ہے مگر اس طرح گلی کوچوں میں عام منبروں پر بے ادبانہ اسمائے مبارکہ کو تلاوت کرنے سے بھی کوئی برکت نازل ہوتی ہے؟ یہ مجھے معلوم نہیں ہے کیونکہ بے ادبی سے نزول برکت رک تو سکتا ہے نزول رحمت ہو نہیں سکتا اس لئے آپ اس بات کو دیکھیں کہ ہم نام پاک کی تلاوت سے کلیتاً روک نہیں رہے بلکہ اس کے آداب پہ بات کر رہے ہیں اور یہ ادب ہم اپنی طرف سے تعلیم نہیں کر رہے بلکہ خود پاک خاندان علیھم الصلوات والسلام کا تعلیم کردہ ہے

دوستو! شرفاء کا یہ قانون ہے کہ وہ اپنے بارے میں کسی ادب کی تعلیم نہیں دیتے یہ نہیں کہتے کہ تم میرا اس طرح ادب کرو کیونکہ یہ تکبر یا خود تعریفی و خود ثنائی کے دائرے میں آتا ہے اور یہ ایک مذموم کام ہوتا ہے شرفاء کا کام انکساری و تواضع

ہوتا ہے

اسی طرح پاک خاندان علیھم الصلوات والسلام کے لئے یہی سب سے مشکل مسئلہ تھا کہ وہ اپنا ادب ساری دنیا کو سکھائیں تو کیسے سکھائیں؟ اگر وہ اپنے بزم قدسی میں داخل ہونے کے، بیٹھنے کے، سلام کرنے کے، گفتگو وغیرہ کے آداب تعلیم فرماتے ہیں تو معترضین پہلے ہی ادھار کھائے بیٹھے تھے

دوسری طرف خاندانیت اور شرافت کا تقاضا انکسار کا تھا کوئی دوسرا ایسا عارف تھا نہیں جو یہ کام کرتا کیونکہ یہ کام ان کے غلاموں کا تھا وہ اس درگھر کا ادب سکھائیں اور جو عارف موجود تھے وہ اس قدر کمزور تھے کہ انہیں کوئی اچھی نگاہ سے بھی نہیں دیکھتا تھا اس طرح اصحاب میں سے کچھ شہنشاہ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے تکلفی کی حد سے گزرنے لگے اور توہین تک نوبت پہنچ گئی جس کا جب جی چاہا بیت رسالت میں بلا اجازت چلا آیا اور اپنا احسان بھی جتلایا کہ میں کوئی ذاتی

کام کے لئے تھوڑی آیا ہوں، آیا تو دین سیکھنے ہوں اسی طرح وقت بے وقت آنے والوں کا یہ رویہ خلاف ادب تھا پھر وہ آتے تو آ کے ان کی مسند کے قریب بلکہ انہی کی مسند پر چڑھ کے بیٹھ جاتے اور پھر باتیں کم سنتے اور گھر اطہر کے سارے سامان کو گھور گھور کر دیکھتے گفتگو ہوتی تو آواز کو بڑی بے تکلفی سے شہنشاہ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اونچا کر لیتے اسی طرح امہات المومنین رضی اللہ عنہن کی پرائیویسی کو ہمیشہ خراب کرتے اور حتیٰ کہ ان کے رفع حاجت کے اوقات میں رستوں پہ جم کر کھڑے ہو جاتے اور یہ ساری باتیں ان کی کسی بد نیتی پر مبنی نہیں تھیں مگر ایک گستاخی ضرور تھی جس کا سدباب خود خالق کو فرمانا پڑا اور ان کی تادیب کے لئے آیات بھیجنا پڑے

کہیں فرمایا کہ میرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس طرح نہ پکارو جس بے تکلفی سے آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو اسی طرح فرمانا پڑا کہ میرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر

www.khrooj.com

میں بلا اجازت مت جاؤ اور اگر وہاں جانے کی اجازت مل جائے تو اندر جا کر نگاہوں کو پیوند زمین رکھو حتیٰ کہ گھر کے استعمال کے سامان پر بھی نظر کرنا تمہارے لیے حرام ہے اسی طرح آیات حجاب سے امہات المومنین رضی اللہ عنہن کو حجاب کا حکم ملا تو دوسرے لوگوں کو بھی تادیب کی گئی

یہ ساری باتیں قرآن کریم میں موجود ہیں جنہیں ہر آدمی جانتا ہے حالانکہ ان آیات کے نزول سے قبل بھی شہنشاہ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام نے کبھی بھی نام لے کر نہیں پکارا تھا اور نہ ہی نام لے کر انہیں خطاب فرمایا تھا کوئی بھی عالم یہ ثابت نہیں کرسکتا کہ کبھی امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام نے انہیں نام لے کر نزول آیات سے قبل بھی پکارا ہو بلکہ ظہور اسلام سے قبل بھی وہ جب خطاب فرماتے تھے تو ،سیدی، کہہ کر خطاب فرماتے تھے کہ جناب عبدالمطلب علیہ الصلوات والسلام تک انہیں ،سیدی، [میرے سردار] کہہ کر خطاب

WWW.KHROOJ.COM

فرماتے تھے حالانکہ وہ شہنشاہ انبیاءصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا پاک علیہ الصلوات والسلام تھے

اس کے بعد ہم اس گھر کے مقدس روایات دیکھیں تو کسی بھی معصوم کو ان کی پاک اولاد میں سے اور پاک غلاموں میں سے کسی نے نام لے کر نہیں پکارا یہ سب اس گھر کے اعلیٰ روایات کے پیش نظر تھا۔ یوں اپنے لوگوں کی طرف سے ہمیشہ ادب کا درس جاری رہا

دوسری طرف سے پھر بھی وہی بے تکلفی جاری رہی شہنشاہ انبیاءصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نوے سال کا جو دورانیہ ہے اس میں ادب تو کجا بے ادبی اور توہین کو رواج دیا گیا اور ہر ملعون کو جو زیادہ سے زیادہ توہین کا ارتکاب کرتا تھا اسے انعام اور وظیفہ زیادہ ملتا تھا اور آئمہ ہدیٰ علیہم الصلوات والسلام کے اسمائے مبارکہ کو اس طرح پیش کیا گیا کہ کوئی شخص یہ نام رکھنے کو تیار نہ تھا اور اس دور میں آئمہ ہدیٰ علیہم الصلوات والسلام نے حکماً بچوں

کے نام خاندان پاک علیہم الصلوات والسلام کے ناموں پر رکھوائے اور ساتھ ہی ادب کی تعلیم بھی دی

جیسا کہ امام صادق علیہ الصلوات والسلام کے سامنے جب کسی صحابی نے عرض کیا کہ میں نے اپنے بیٹے کا نام ،،محمدؐ،، رکھا ہے تو آپ نے فرمایا

☆بی ابی انت وامی ...... میرے ماں باپ تیرے نام پر قربان ...... یہ وہ تعلیم ادب تھی

اغیار کی طرف سے اس دور میں ان ناموں کونعوذ باللہ بدنام کرنے کی سعی مذمومہ جاری تھی تاکہ یہ نام لوگوں کے ذہنوں سے محو ہوجائیں دوسری طرف ایسے نام رکھنے والوں کو سزائیں دی جاتی تھیں مگر یہ تو خالق کا اپنا ہی نظام تھا کہ جن ناموں کوزیادہ سے زیادہ دبایا چھپایا اور خدانہ کرے بدنام کیا جارہا تھا وہی نام افق عالم پر درخشاں ہوتے گئے

اس دور میں اس نام پاک کی ترویج کی ضرورت تھی کیونکہ

لوگوں میں ان اسمائے مبارکہ سے نفرت پیدا کر دی گئی تھی اس نفرت کو ختم کرنے کے لئے ان کے اسمائے مبارکہ کو رواج دیا گیا اس میں کئی بادشاہ بھی موفق ہوئے اور انہوں نے بھی اس میں بھر پور کام کیا شاہان دیلم وقاچار ودکن وغیرہ نے اس میں خوب حصہ لیا

دوسری طرف صوفیائے کرام رضوان اللہ علیہم نے بھی پاک خاندان علیہم الصلوات والسلام کے خلاف چلنے والی بدزبانی کو لگام ڈالنے میں بہت اہم کردار ادا فرمایا اور ان سب نے مل کر لوگوں کو اس گھر کا ادب سکھایا لیکن پھر بھی ہر دور میں بے ادبی کی تحریکیں چلتی رہیں اور توہین کے طوفان کھڑے ہوتے رہے اور ماضی قریب میں یعنی پارٹیشن سے پہلے بھی مدح صحابہ اور جھنڈے خوانی کے نام پر توہین کا ایک ڈرامہ بنایا گیا اور بلاوجہ شیعوں کو صحابہ کا دشمن بنا دیا گیا اور بھولے شیعہ جذبات عقیدت میں ان کے دشمن بن بھی گئے مگر اس میں ان

کا کوئی قصور نہیں تھا کیونکہ مدح صحابہ کے لیبل میں اموی مشن کو چلایا جارہا تھا اس کے بعد آہستہ آہستہ اسم مبارک رائج ہوگیا الحمد اللہ اس دور میں چند یزید پرست لوگوں کے علاوہ باقی سارے مسالک اسلام حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل کا پورا پورا احترام کرتے ہیں سادات کا بھی احترام کرتے ہیں

اسمائے مبارکہ کے ادب کی ضرورت کو برادران اہل سنت نے بہت پہلے محسوس کرلیا تھا کہ پاک خاندان علیہم الصلوات والسلام کے اسمائے مبارکہ کا ادب سکھایا جائے جس کا ثبوت یہ ہے کہ آج اہل سنت کا کوئی چھوٹے سے چھوٹا عالم ہی کیوں نہ ہو وہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک تلاوت کرتا ہے تو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضرور پڑھتا ہے اور امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام کا جب نام لیتا ہے تو وہ ،،کرم اللہ وجہ،، ضرور کہتا ہے اور کسی صحابی کا نام لیتا ہے تو اس کے ساتھ ،،رضی اللہ عنہ

www.khrooj.com

،،ضرور کہتا ہے یہ ساری باتیں ادب کی ہیں جب کہ ہماری سٹیج پر بے تکلفی سے بے ادبانہ اسمائے مبارکہ کو برسرعام لینے والی توہین کا نوٹس بھی سب سے پہلے برادران اہل سنت نے لیا اور انہوں نے اس پر زور دیا

اگرچہ آج وہ بھی ہماری طرح بے ادبی کی طرف مائل ہیں اور ان کے نعت خواں اور مقررین حضرات شہنشاہ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ صلوات اللہ علیہا کا اسم مبارک بڑی بے تکلفی و بے ادبی سے لیتے ہیں مگر پھر بھی وہاں کچھ ادب والے لوگ موجود ہیں

اس لئے ہم پر ہر دور میں ادب کی تبلیغ واجب ہے وہ پاک خاندان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اپنا ادب نہیں سکھا سکتا تھا انہوں نے مومنین کے ادب کا حکم فرمایا اور اس کی اکثر حدیں بیان فرمائیں مگر وہ اپنے بارے میں کچھ نہ فرما سکے اس لئے ہمیں ان حقوق سے استنباط کرنا چاہیے کہ جب ایک مومن کا یہ ادب

ہے تو امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام اور ان کے پاک گھر کا ادب کیا ہوگا ؟

دوستو! آج بھی کوئی فاضل آدمی کوئی عالم اپنا ادب کسی کو نہیں سکھاتا اور کسی سے بھی یہ نہیں کہتا کہ جب میں آؤں تو کھڑے ہو جاؤ میری بات قطع نہ کرو مجھے بغیر القاب کے مت بلاؤ

اگر کوئی اس طرح اپنا ادب سکھانا شروع کر دے تو کوئی بھی اسے عالم تسلیم نہیں کرے گا کیونکہ یہ ساری باتیں حب دنیا [حب شہرت و تکبر] سفاہت کی علامت ہیں اسی طرح اپنا ادب سکھانا اور کھل کر بیان کرنا یہ پاک گھر کے افراد علیہم الصلوات والسلام کا کام نہیں تھا یہ تو ہمارا کام ہے کہ ہم ان کے غلام ساری دنیا کو اس گھر کا ادب سکھائیں کہ ان کے بارے میں کیا رویہ رکھنا ہے کیا پروٹوکول دینا ہے یہ ہم نے سکھانا ہے اور بیان کرنا ہے اور اگر کوئی یہ کہے کہ پاک خاندان علیہم

www.khrooj.com

الصلوات والسلام نے تو اپنے بارے میں اس ادب کا حکم نہیں دیا بلکہ بعض اوقات انہوں نے کچھ ادب کرنے والوں کو روکا بھی ہوگا جیسا کہ کوئی معزز آدمی آتا ہے تو اسے دیکھ کر کچھ لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں تو وہ بوجہ انکسار کہتا ہے کہ جی یہ زحمت نہ کریں جی میں تو اس قابل نہیں ہوں یا یہ کہتا ہے کہ آپ تشریف رکھیں یہ تکلف نہ فرمائیں وغیرہ اس سے کوئی یہ استدلال نہیں کرسکتا کیونکہ انہوں نے اپنی تعظیم سے خود روکا ہے اس لئے ان کی تعظیم اب ساقط ہوگئی ہے

دوستو! حقیقت یہ ہے کہ شرفاء اپنی شرافت اور انکسار کی وجہ سے جو کہتے ہیں وہ دوسروں کے لئے دلیل نہیں ہوتا

دوستو! ہم اس حقیقت کو سمجھتے ہیں کہ ہر زمانے میں ان اسمائے مبارکہ کی ترویج بھی ہونا چاہیے اور ان کے ادب کا درس بھی ہونا چاہیے اس لئے ہمیں اس کے لئے ایک باضابطہ نظام اور پراسس اڈاپٹ کرنا پڑے گا کہ جس سے ایک طرف اسمائے

www.Khrooj.com

مبارکہ بھی دماغوں میں راسخ ہو جائیں اور ان کا ادب بھی قائم ہو جائے

اس لئے ہمیں یہ طریقہ اختیار کرنا چاہیے کہ مائیں اپنے بچوں کو بارہ اماموں اور اصول وفروع کی طرح باقی پاک ذوات علیھم الصلوات والسلام کے اسمائے مبارکہ بھی تعلیم کریں ان کا تعارف کروائیں اور سٹیج پر انہیں ان اسمائے مبارکہ کے ادب کا درس بھی ملے

جیسا کہ اس کی مثال ہمارے شریف گھروں میں آج بھی موجود ہے کہ ہمارے سارے گھر میں بچوں کو والدین اور اہل خانہ مستورات کے نام یاد کروائے جاتے ہیں یعنی یہ تمہاری ماں ہے اور ان کا نام کیا ہے اور یہ تمہارے والد ہیں ان کا نام کیا ہے مگر اس کے ساتھ ہی انہیں ادب بھی سکھایا جاتا ہے کہ عورتوں کے نام تم نے باہر کے لوگوں کے سامنے نہیں لینا ہیں کیونکہ جن ذوات کو پردہ ہوتا ہے ان کے ناموں کو بھی

پردہ ہوتا ہے اس لئے گھر والوں کے نام غیر مردوں میں لینے سے انہیں روکا جاتا ہے یہ بات آج بھی ہمارے سادات کے روایتی گھروں میں موجود ہیں

ہاں جو لوگ الٹرا ماڈرن ہو گئے ہیں تو ان کے گھروں کا پردہ ہی نہیں رہا اور ان کے مستورات کے سروں پر دوپٹے ہی نہیں رہے تو وہ ان مقدس روایات کو کیا سمجھ سکتے ہیں لیکن ماضی میں اور حال میں بھی شریف گھرانوں کی یہی روایت ہے اس لئے ہمارے لئے مناسب نہیں ہے کہ پاک پردہ داران توحید ورسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمائے مبارکہ برسرعام لیں اور یہ ہمارا فریضہ ہے کہ ان کے اسمائے مبارکہ کو بے ادبی سے بچائیں اور ان کا ذکر ان کے القاب سے کریں تاکہ دنیا اور عقبیٰ کی سزا سے بھی بچ جائیں اور حق غلامی بھی ادا ہو جائے

سوال

کچھ احباب نے یہ سوال کیا ہے کہ احترام کا کوئی پیمانہ نہیں ہے اور نہ ہی احترام کی کوئی حد ہے اس لئے ہم جو بھی پیمانہ وضع کریں گے وہ ہمارا وضعی (گھڑا ہوا) ہوگا وہ کسی رائجہ نظام کا متبادل نہیں ہوسکتا ہے

اس کا جواب یہ ہے کہ احترام کے دو پیمانے ہیں

1 = ایک وہ پیمانہ ہے کہ جو پہلے ہی سے مقرر شدہ ہے

2 = دوسرا وہ پیمانہ ہے جو ہم استنباط واستدلال واستخراج وواقعات روایات وغیرہ میں سے وضع کر سکتے ہیں یہ امر وضع کرنا نہیں کہلاتا بلکہ اکتشاف (دریافت) کرنا کہلاتا ہے کیونکہ جو چیز موجود تو ہو مگر ہمیں بلا واسطہ معلوم نہ ہو تو اسے کسی ذریعے سے دریافت کرنا اس چیز کے گھڑنے یا وضع کرنے کے مترادف نہیں ہوتا

ہمارا مقصد یہ ہے کہ جو پیمانہ پہلے سے ہمیں عطا فرمایا گیا ہے یعنی نام پاک کا ادب ،اس پر صلوات کا وجوب، آپس کے انداز میں اس کا ذکر نہ کرنا، توہین آمیز الفاظ کا استعمال ،گھٹیا زبان اور بازاری زبان کا استعمال وغیرہ کے اوامرونواہی پہلے ہی سے فرامین میں موجود ہیں اب ہمیں ان پر عمل کرنا چاہیے جیسا کہ ہمارے علمائے متقدمین نے جب ابواب نہی عن تسمیہ کو دیکھا تو انہوں نے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے اسم مبارک کو حروف فردہ میں لکھنا شروع کر دیا تاکہ نام پاک معلوم بھی ہو جائے اور اس کی تلاوت کے گناہ سے بچ جائیں جیسا کہ ہمارے کتب غیبت میں نوے فیصد سے بھی زیادہ لوگوں نے یہی طریقہ تحریر اختیار کیا ہے کہ وہ بریکٹ میں نام پاک اس طرح لکھتے ہیں [م ح م د]عجل اللہ فرجہ الشریف

اسی طرح ہمیں بھی خاندان پاک کے مستورات صلوات اللہ علیہن کے اسمائے مبارکہ کو کتابوں میں لکھنا چاہیے تو ان علمائے کرام

www.khrooj.com

کے انداز تحریر کو بطور سنت حسنہ اختیار کرنا چاہیے اور سٹیج پر نام کی بجائے القاب سے ذکر کرنا چاہیے

اگر ہم اور زیادہ ادب نہیں کر سکتے تو اس پہلے سے موجود ادب پر تو عمل کر سکتے ہیں اور جو پیمانہ ادب ہمیں وضع شدہ عطا ہوا ہے کم از کم اس پر تو عمل کرنا واجب ہے اور عمل نہ کرنا سوئے ادبی ہے جیسا کہ اسمائے مبارکہ کے احترام کا پیمانہ وضع شدہ ہے باب نہی عن تسمیہ اور اس طرح کے آیات جن میں فرمایا گیا ہے کہ جس طرح تمہارا ایک دوسرے کے ساتھ رویہ ہے اس بے تکلفی کی پاک خاندان سے اجازت نہیں دی گئی بلکہ اس پر سزاؤں کی وعید بھی موجود ہے

جیسا کہ فرمایا گیا کہ تم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آواز اونچی نہ کرو سزا یہ بتائی گئی ہے کہ اعمال حبط ہو جائیں گے وغیرہ اسی طرح انہیں ان کے نام یا کنیت سے پکارنے پر سزا سنائی گئی ہے کہ یا تو اس دنیا میں کوئی مصیبت تم پر نازل ہو گی یا عذاب

اِلٰہی نازل ہوگا اسی طرح امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے اسمائے مبارکہ سرعام لینے والے کے لئے ہر امام پاک علیہ الصلوات والسلام نے علیحدہ علیحدہ سزا سنائی ہے

شہنشاہ معظم امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا کہ ہمارے لئے اپنے صاحب الامر عجل اللہ فرجہ الشریف کا نام بتانا جائز نہیں ہے کیونکہ ہمارے خلیل وحبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے نام کے اظہار سے منع فرمایا ہے

اسی طرح سارے آئمہ ہدیٰ علیہم الصلوات والسلام سے روایات موجود ہیں جیسا کہ شہنشاہ معظم امام موسیٰ کاظم علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا کہ ہمارے آخری لخت جگر عجل اللہ فرجہ الشریف کی دنیا پہ آمد مخفی طور پر ہوگی اور ان کا نام پاک لینا حلال نہیں ہے تا اینکہ ان کا ظہور ہو جائے

شہنشاہ معظم ضامن الغربا امام علی الرضا علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا تھا کہ ہمارے لخت جگر عجل اللہ فرجہ الشریف کا جسم اطہر غائب

www.khrooj.com

ہوگا اوران کا نام بھی نہ لیا جائے گا

شہنشاہ معظم مظہر جلی امام محمد تقی علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا ہمارے آخری شہنشاہ بیٹے غیبت میں رہیں گے اور لوگوں کے لئے ان کا نام پاک لینا حرام ہوگا وہ شہنشاہ عجل اللہ فرجہ الشریف سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمنام وہم کنیت ہونگے

صفوان بن مہران کی حدیث میں ہے کہ شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کا نام پاک تلاوت کرنا حرام ہے

کمال الدین میں شیخ صدوق نے بسند صحیح کشاف حقائق شہنشاہ معظم امام صادق علیہ الصلوات والسلام کا فرمان نقل کیا ہے جسے صاحب نجم الثاقب مرزا حسین نوری نے بھی لکھا ہے کہ فرمایا صاحب الامر عجل اللہ فرجہ الشریف وہ ذات ہے کہ ان کا [حقیقی] نام کوئی نہیں لیتا اور اگر لے تو وہ کافر ہو جاتا ہے

شہنشاہ معظم والی الولی یعنی امام ابوالحسن علی النقی علیہ الصلوات والسلام نے جناب داود بن قاسم جو ابو ہاشم جعفریؒ کے نام سے

مشہور ہیں ان سے فرمایا تھا کہ ہمارے آخری لخت جگر عجل اللہ فرجہ الشریف کا نام پاک لیکر ان کا ذکر کرنا آپ لوگوں پر حلال نہیں ہے

خود شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف نے فرمایا ہے کہ مجامع ومحافل میں ہمارا نام لینے والے پر اللہ جل جلالہ کی لعنت ہے دوسری روایت میں ہے کہ محفلوں اور مجمع میں ہمارے نام پاک لینے والے پر ہماری اور ہمارے آباؤ اجداد طاہرین علیہم الصلوات والسلام کی لعنت ہے

دوستو! آپ نے دیکھا ہے کہ سارے معصومین علیہم الصلوات والسلام شہنشاہ معظم عجل اللہ فرجہ الشریف کے کھلے عام نام پاک تلاوت کرنے سے کتنی سختی سے روک رہے ہیں حالانکہ یہ اسمائے مبارکہ بھی اللہ جل جلالہ کے اسمائے حسنہ ہی سے مشتق ہیں اور ان کا ذکر عبادت بھی ہے اور ان کے روحانی تاثیرات بھی ہیں مگر ان کے ادب نے ان کی حرمت بھی پیدا

کر دی ہے

یہاں تک فرمایا گیا ہے کہ جب تک ہم پردہ میں ہیں ہمارے نام کو بھی پردہ ہے اب اس چیز سے ہمیں بھی سوچنا چاہئیے کہ جن پردہ داران توحید و رسالت صلوات اللہ علیہن کو ہمیشہ کا پردہ ہے کیا ان کے ناموں کو پردہ نہیں ہے؟

اسی سے یہ بھی سوچا جا سکتا ہے کہ اگر اس گھر کا کوئی مرد بھی پردہ میں ہو تو اس کا برسرعام نام لینے والے تو سارے پاک گھر کی طرف سے لعنت کے مستحق قرار پاتے ہیں تو اس گھر کے جو پردہ داران اقدس صلوات اللہ علیہن ہیں ان کے اسمائے مبارکہ برسرعام لینے والے کے لئے کیا حکم ہوگا؟

صاحب دارالسلام شیخ محمود عراقی نے ملکہ عالمین سیدہ کونین صلوات اللہ علیہا کی لوح مبارک کے ذکر میں لکھا ہے کہ جب جناب جابر بن عبداللہ انصاری نے عرض کیا کہ ہمیں اس لوح مبارک کی زیارت کروائیں جس میں سارے آئمہ اطہار علیہم

الصلوات والسلام کے اسمائے مبارکہ ہیں تو ملکہ عالمین صلوات اللہ علیھا نے فرمایا

کہ اے جابر تو اگر ہماری نظر میں محترم نہ ہوتا تو ہم تمہیں اس لوح کی زیارت نہ کرواتے اب ہم تمہیں اس کی زیارت کرواتے ہیں مگر تم نے اسے چھونا نہیں کیونکہ اس میں سارے معصومین علیھم الصلوات والسلام کے امہات مقدسات کے اسمائے گرامی تحریر ہیں ......ص 19

اس سے ثابت ہوا کہ اگر مخدرات عصمت واطہار صلوات اللہ علیھن کے اسمائے مبارکہ لکھے ہوئے ہوں تو انھیں غیر مرد مس بھی نہیں کرسکتا اور کسی غیر کا ان مقدس اسمائے مبارکہ کو چھونا حرام ہے۔ یہ ادب بھی انہی پاک ذوات علیھم الصلوات والسلام نے ہمیں سکھایا ہے تو کیا اس کے بعد بھی پردہ داران توحید و رسالت صلوات اللہ علیھن کے اسمائے مبارکہ کا منبروں پر بلا ادب بلا القاب لینا جائز قرار دیا جا سکتا ہے؟

امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا تھا کہ جس مرد کو تم اپنے مستورات میں بیٹھا ہوا نہیں دیکھنا چاہتے اس کا نام بھی اپنے مستورات کے سامنے مت لیں کیونکہ جس بزم میں جس کا نام آ جاتا ہے اس میں گویا وہ خود آ جاتا ہے

اب اسی سے ہم بھی سوچ سکتے ہیں کہ جن مستورات کو ہم مردوں میں بیٹھا ہوا نہیں دیکھنا چاہتے سارے شرفا کے گھر میں عمل بھی یہی ہوتا ہے تو جن پردہ قدس کے مالک مستورات مطہرات صلوات اللہ علیہن کو اپنے مجمع میں ہم نہیں لانا چاہتے تو ان کے اسمائے مبارکہ بھی ہم مجمع میں نہ لے آئیں

اس سے یہ استنباط بھی تو ہوتا ہے کہ جو مجمع میں ان کے نام لیتا ہے وہ گویا انہیں خود مجمع میں لاتا ہے۔ انہیں مجمع میں لانے والا کون ہوتا ہے یہ ہم خود سوچ سکتے ہیں

اس لئے مناسب یہ ہے کہ ہم ان کے اسمائے مبارکہ کی تعلیم انتہائی ادب احترام کے ماحول میں دیں اور عام اجتماعات

میں ان کا ذکر القاب سے کریں ہاں جس ادب کی حد ہم وضع نہیں کر سکتے وہ ان کے منسوبات کا ادب ہے جسے ہم مختلف روایات واحادیث واقعات واحکامات سے اخذ کر سکتے ہیں

تحریف لفظی

کچھ دوستوں نے یہ فرمایا ہے کہ قرآن کریم وحدیث میں تحریف لفظی جائز نہیں ہے اس لئے اگر ہم اسمائے مبارکہ کو بدل دیں گے اور ان کی جگہ ان کے القاب لگا دیں گے تو کیا یہ تحریف لفظی نہیں ہوگی؟ جو کہ حرام ہے

دوستو! اس بات کا جواب کئی طرح سے دیا جا سکتا ہے اس کا جواب دینے سے پہلے یہ بات یاد دلانا ضروری ہے کہ یہ بات مجالس کی ہورہی ہے اور مجالس میں تحریف لفظی کا ارتکاب اس وقت ہوسکتا ہے کہ آدمی کوئی حدیث یا زیارت یا

www.khrooj.com

قرآن کی آیت عربی میں پڑھتا جارہا ہو اگر وہ اس کا ترجمہ ہی کر رہا ہو تو اصطلاحی ،، تحریف لفظی ،، کا اس پر اطلاق نہیں ہوسکتا کیونکہ جب اس کا ترجمہ ہوگا تو لازماً عربی کی بجائے اردو یا فارسی یا سرائیکی کے الفاظ لائے جائیں گے اس لئے ترجمہ تحریف لفظی کے دائرے میں نہیں آتا

اس سوال کا علمی جواب یہ ہے کہ تحریف لفظی کی دو قسمیں ہوتی ہیں تحریف محرمہ یعنی کئی مقامات ایسے ہوتے ہیں کہ جہاں تحریف لفظی حرام ہو جاتی ہے

جیسا کہ کلام الٰہی میں کسی لفظ کا اضافہ یا کمی یا تحریف کریں تو یہ حرام ہے الحمدللہ ہم اس تحریف سے بچے ہوئے ہیں کیونکہ پاک خاندان علیہم الصلوات والسلام کے اسمائے مبارک کا ذکر اسمائے مبارکہ کے ساتھ ہوا ہی نہیں سوائے شہنشاہ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ان کے اسم مبارک کی تلاوت کے وقت اگر کوئی اس میں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اضافہ کر دے جو بہ قصد

www.khrooj.com

جز ئیت نہ ہوتو میں سمجھتا ہوں وہ مستحب ہوگا کیونکہ اسی قرآن پاک میں خلاق ازل نے فرمایا ہے،،اے ایمان والو میرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پرصلوات پڑھو جیسا کہ صلوات پڑھنے کا حق ہے اور تسلیم بجالاؤ جیسے تسلیم بجالانے کا حق ہے،،اسی آیت سے کوئی استدلال کرتے ہوئے

☆وماکان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باا‌حد من رجالکم

کہہ دیتا ہے تو یہ تحریف محرمہ نہیں کیونکہ یہ صلوات وہ اس میں جزوقرآن سمجھ کرنہیں پڑھ رہا بلکہ حکم قرآن سمجھ کر پڑھ رہا ہے یہ میری اپنی رائے ہے اس پر درست رائے تو وہ علمائے کرام دے سکتے ہیں جو اتھارٹی ہیں میں کوئی اتھارٹی نہیں ہوں

دوسری تحریف لفظی وہ ہے جو حرام نہیں ہے جیسا کہ کسی حدیث میں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بجائے قال نبی اللہ لگا دیا جائے تو یہ تحریف ممنوعہ میں نہیں آتی اسی طرح قال علی علیہ الصلوات والسلام کے بجائے قال امیرالمومنین علیہ الصلوات والسلام لگا

www.khrooj.com

دیا جائے تو یہ حرام نہیں ہے اس کا اصول یہ ہے کہ اگر کسی حدیث یا فرمان میں مفہوم بگڑنے کا خطرہ ہو تو تحریف حرام ہو جاتی ہے اور جہاں مفہوم میں تبدیلی کا امکان نہ ہو تو اس میں اگر کوئی اسم ہو اور اس میں اس کے بدلے میں کوئی لقب لگا دیا جائے تو حرمت کے دائرے میں نہیں آتا جیسا کہ اگر کسی حدیث میں امیرالمومنین علیہ الصلوات والسلام کا اسم مبارک ہے اس کے بجائے کوئی ان کی کنیت جناب ابوالحسن علیہ الصلوات والسلام یا امیرالمومنین علیہ الصلوات والسلام لگا دیتا ہے تو اس سے فرمان کے مفہوم بدلنے کا کوئی امکان نہیں ہوتا اس لئے یہ تحریف تحریف محرمہ کے دائرے میں نہیں آتی اور اگر ادب کی نیت سے ایسا کیا جائے تو یہ قابل استحسان ہے

سوال

کچھ احباب نے فرمایا ہے کہ کیونکہ اللہ جل جلالہ نے اپنے

www.khrooj.com

پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک قرآن میں لیا ہے یا سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لاتعداد احادیث میں امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام کا نام لے کر ذکر کیا ہے اس لئے اگر ان کا نام لینا نعوذ باللہ حرام ہوتا تو وہ کیسے نام پاک تلاوت فرماتے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ حرمت عمومی نہیں بلکہ حرمت ادبی وتعظیمی ہے جیسا کہ والد کے نام لینے کی مناہی ہے

دوسری بات یہ ہے کہ اللہ جل جلالہ تو انہیں عبدی میرے بندے بھی فرماتا ہے کیا یہ بات بھی ہم پر جائز ہے کہ جس لب ولہجہ میں اللہ جل جلالہ نے انہیں یاد کیا ہے اسی انداز میں ہم بھی مخاطب کریں؟

وہ تو سب کا خالق و مالک ہے وہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جانے کتنے القاب سے یاد کرتا ہے وہ اس کے پیار کا انداز ہے جسے ہم نہیں سمجھ سکتے اس لئے اگر ہم اسی انداز میں اس

www.khrooj.com

کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یاد کریں گے تو یہ سوئے ادبی ہوگی جس کی سزا حبط اعمال اور دنیا وآخرت کا درد ناک عذاب قرار دیا گیا ہے جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں اسی طرح شہنشاہ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے پاک وصی جوان کے داماد بھی ہیں اور داماد ایک طرف سے بیٹے کا درجہ بھی رکھتا ہے

اسی لئے وہ جیسے چاہیں ان سے خطاب فرمائیں ہمیں وہ انداز تخاطب نہیں اپنا نا چاہیے اور نہ وہ ہمارے لئے کسی سوئے ادبی کا جواز بنتا ہے جیسا کہ وہ کبھی نام پاک لے کر ان کا ذکر کرتے ہیں تو کبھی اپنے کاندھوں پر اٹھا کر کعبے کے بت بھی تڑوائے جاتے ہیں تو کیا ہم اس بت توڑنے والی روایت سے یہ تقاضہ بھی کر سکتے ہیں ہمارا بھی نعوذ باللہ ان کے کاندھوں پہ سوار ہونا جائز قرار دیا جا سکتا ہے؟ اسی طرح کے دیگر واقعات سے بہت کچھ ثابت کیا جا سکتا ہے اس لئے

ہمارے لئے ان سے استدلال کرنا ایک غیر علمی رویہ ہے
دوستو! یہاں ایک بات کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہم اللہ جل جلالہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے افعال واعمال کے مکلّف نہیں ہیں بلکہ ان کے حکم کے پابند ہیں اسی لئے ہم پر ان کی اطاعت واجب غیر مشروط ہے اور ان کی اتباع ہمارے لئے واجب مشروط ہے یعنی ان کا ہر فعل ہمارے لئے واجب عمل نہیں ہے

جیسا کہ ہر امام نماز تہجد واجب کی نیت سے ادا کرتا ہے ہمارے لئے واجب نہیں ہے

اسی طرح نماز جمعہ ہر امام پر واجب ہے جبکہ ہمارے لئے واجب نہیں بلکہ امام کی موجودگی یا اجازت یا حکم کی شرط ہے
اسی طرح شہنشاہ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نو سے بائیس تک کی تعداد میں عقد فرمائے جبکہ ہمارے لئے حکم چار تک کا ہے

WWW.KHROOJ.COM

یعنی ہم حکم کے پابند ہیں ان کے اعمال و افعال کے نہیں ہیں اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ پاک **حسنین** علیھم الصلوات والسلام دوران نماز شہنشاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی **پشت** اطہر پر سوار ہو جاتے ہیں جو کوئی طفلانہ کھیل نہیں تھا بلکہ مشیت امامت کے تحت تھا اس سے ہمارے لئے انہی اعمال وافعال کے کرنے کا جواز نہیں ہے

دوستو! اسی لئے ہمارے لئے اتباع کو مشروط رکھا گیا ہے کہ ہر اس کام کی اتباع کرنا ہے جس میں حکم یا امر شامل ہو اسی طرح **شہنشاہ انبیا** ءصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا دیگر پاک ذوات اطہار علیھم الصلوات والسلام کا اپنے افراد خانہ کے ساتھ جو رویہ تھا وہ ہمارے لئے جواز پیدا نہیں کرتا بلکہ جواز کی صورت تب ہو سکتی ہے جب ان کا حکم بھی شامل ہو اور میں یہ ذمہ داری کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ کسی امام معصوم کا کوئی ایک فرمان بھی نہیں دکھایا جا سکتا جس میں حکم فرمایا گیا ہو کہ ہمارے

مستورات مخدرات صلوات اللہ علیہن کے نام لینا واجب ہے ہاں کوئی زیادہ سے زیادہ یہ دکھا سکتا ہے کہ شہنشاہ کربلا علیہ الصلوات والسلام نے آخری وداع کے وقت پاک ہمشیرگان صلوات اللہ علیہن کو نام بنام مخاطب فرمایا تو یہ ان کا اپنے افراد خانہ کے ساتھ ذاتی رویہ ہے جو ہمارے لئے جواز ثابت نہیں کرتا اور اس کی مثال ہم اس طرح دے سکتے ہیں کہ ہم اپنے نوکروں کے معاملے میں ایسا رویہ قطعاً پسند نہیں کرتے کہ جو رویہ ہم اپنی اولاد یا اہل خانہ مستورات کے ساتھ رکھیں وہی رویہ ہمارے نوکر بھی ہمارے افراد خانہ کے ساتھ رکھیں بلکہ ہم اپنے افراد خانہ کو نام بنام پکار سکتے ہیں مگر کوئی نوکر ایسی حرکت کرے تو اسے سزا دی جاتی ہے کہ تم نے یہ بدتمیزی کیوں کی ہے؟ اسی طرح ہم بھی ان کے در اطہر کے غلام ہیں اور ہمارا ان کے افراد خانہ کے ساتھ جائز رکھا جانے والا رویہ غلامانہ ہونا چاہیے نہ کہ وہ رویہ جو وہ آپس میں جائز رکھتے ہیں

WWW.KHROOJ.COM

سوال

کچھ احباب نے یہ فرمایا ہے کہ قرآن کریم میں جناب عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ سلام اللہ علیہا کا اسم مبارک موجود ہے اس لئے ہمارے لئے بھی مستورات صلوات اللہ علیہن کے اسمائے مبارکہ کا تلاوت کرنے کا جواز پیدا ہو جاتا ہے

اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن کریم میں جس مستور کا ذکر ہے وہ نام سے نہیں ہے بلکہ وہ لقب سے ہے کیونکہ قرآن کریم میں صرف جناب مریم سلام اللہ علیہا کا ذکر ہے اور سارے مفسرین اس پر متفق ہیں کہ لفظ مریم ان کا لقب تھا جس کے معنی ہیں ،، عابدہ ،، اور بھی اس لفظ کے بہت سے معنی مرقوم ہیں اور سارے مانتے ہیں کہ مریم سلام اللہ علیہا لقب تھا اور ان کا اصل نام جناب ،، ب رک ۃ ،، سلام اللہ علیہا ہے ہمارے اردو مترجمین نے بھی یہی نام لکھا ہے

اس لئے قرآن کریم میں تحریف لفظی کی ضرورت نہیں رہتی
ہاں اگر کوئی اس نام سے پاک مخدرات عصمت صلوات اللہ علیہن
کے اسمائے مبارکہ تلاوت کرنے پر استدلال کرے تو وہ باطل
ہے کیونکہ قرآن کریم میں اللہ جل جلالہ نے کسی مستور کا نام
نہیں لیا بلکہ لقب سے ہی ذکر کیا ہے اور اس سے یہ استدلال
کیا جائے تو درست ہوگا کہ جب اللہ جل جلالہ قرآن پاک میں
اللہ ہو کے بھی کسی مستور کا نام نہیں لیتا تو کسی نجس زبان والے
کے لئے ان کے نام لینا کیسے جائز ہے؟

اگر ہم فرص کرو کے کلیہ کے تحت یہ مان بھی لیں کہ یہی ان کا
اصلی نام ہے تو پھر بھی اس سے استدل جائز نہیں ہے اس کے
دو وجوہات ہیں

پہلی وجہ یہ ہے کہ یہ نام لینے والا اللہ جل جلالہ ہے وہ ذات
سب سے اعلیٰ ذات ہے اور اعلیٰ اپنے ماتحت کا جس طرح ذکر
کرے وہ کرسکتا ہے کسی اور کو اس کی اجازت نہیں ہوتی ہاں

اگر رپورٹڈ جملے ہوں تو وہ اس سے مشروط طور پر مستثنیٰ ہوتے ہیں جیسا کہ اگر کوئی بادشاہ اپنی ملکہ کے بارے میں جس طرح جملے کہہ سکتا ہے کسی دوسرے کو اسی لب و لہجے میں وہی جملے دہرانا سوئے ادبی قرار پاتے ہیں خصوصاً اس وقت جبکہ ان میں ملکہ کی توہین کا پہلو بھی نکلتا ہے

صورت دیگر بعینہ وہ جملے دہرائے جا سکتے ہیں اسی طرح اللہ جل جلالہ جناب مریم سلام اللہ علیہا کے بارے میں کئی جملے تو ایسے بھی ادا فرما دیتا ہے جن کا لفظی ترجمہ کرنا انتہائی گستاخی ہے میں یہاں ان کے بارے میں اشارہ تک نہیں کروں گا میرے فاضل دوست سب جانتے ہیں اس لئے ہر اس بات کو جائز رکھنا سوئے ادبی ہے جو اللہ جل جلالہ نے اپنے لئے جائز رکھا ہوا اور اس کے نمائندوں کے لئے باعث توہین ہو

دوسری بات یہ ہے کہ اگر ہم مان بھی لیں کہ اللہ نے جو کچھ کہا ہے وہ ہم پر نعوذ باللہ جائز ہے تو پھر بھی اس سے استدلال نہیں

ہوسکتا کیونکہ جناب مریم سلام اللہ علیہا کا مقام اس گھر کے نوری افراد کے برابر نہیں ہے بلکہ جس طرح سارے نبی شہنشاہ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی ہیں اس طرح ان کے مستورات صلوات اللہ علیہن بھی امت میں شامل ہیں اور امت ہونے کے ناطے سے وہ مستورات اس گھر کے مستورات توحید و رسالت صلوات اللہ علیہن کے حکم میں نہیں آتے کیونکہ سارے جانتے ہیں کہ سادات عظام امت کے کئی احکام سے خارج ہیں جیسا کہ خمس وزکوٰۃ وصدقہ کے احکام میں دیکھا جاسکتا ہے

بعض کتب میں تو یہاں تک بھی لکھا ہوا ہے کہ جب میدان قیامت میں جناب فضہ سلام اللہ علیہا کی ناقہ آئے گی تو اس کی مہار جناب مریم سلام اللہ علیہا نے تھامی ہوئی ہوگی اور وہ اس ناقہ کے آگے پیدل چل رہی ہوں گی اور اس وقت سارے اہل محشر کو تعارف کروایا جائے گا کہ پاک حسنین شریفین علیہم الصلوات والسلام کی منہ بولی اماں تشریف لا رہی ہیں

www.khrooj.com

ایک حدیث ہے جسے سارے علماء مانتے ہیں کہ فرمایا ہماری امت کے علماء انبیاء بنی اسرائیل جیسے ہیں دوسری حدیث میں فرمایا گیا ہے انبیاء اسرائیل سے افضل ہیں ...... اگر ہم ان کی فضیلت نہ بھی مانیں تو بھی ان کے مستورات کا درجہ زیادہ سے زیادہ علمائے امت کے برابر ہوگا اس لئے جو بات ان کے لئے جائز ہوگی وہ پردگیان تطہیر صلوات اللہ علیھن کے بارے میں لازم نہیں کہ جائز ہو

سوال

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو پاک مستورات توحید رسالت صلوات اللہ علیھن کے اسمائے مبارکہ عبادت سمجھ کر لیتے ہیں جیسا کہ امیرالمومنین علیہ الصلوات والسلام کا نام پاک تلاوت کرنا عبادت ہے اسی طرح مستورات صلوات اللہ علیھن کا نام لینا بھی عبادت ہے

ان دوستوں کے جواب میں عرض کروں گا کہ یہ ضروری نہیں کہ جو بات اس پاک گھر کے مردوں کے لئے جائز ہو وہ مستورات صلوات اللہ علیھن کے لئے بھی جائز ہو وہ مستورات کے لئے بھی وہی درجہ رکھتی ہو جیسا کہ امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ ان کا نام پاک لینا عبادت ہے ان کے چہرے کی زیارت کرنا عبادت ہے تو کیا کوئی عام آدمی مستورات مخدرات عصمت صلوات اللہ علیھن کی زیارت کے لئے وہ بات کہہ سکتا ہے جو امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام کی زیارت کے لئے بیان ہوئی ہے؟

بھائی ہر حکم کو ہر مقام پر یکساں طور پر لاگو نہیں کیا جا سکتا مومن بھائی کی زیارت کرنا اور اس سے مصافحہ کرنا معانقہ [گلے سے لگانا] بھی عبادت ہے مگر ان کے مستورات کو دیکھنا بھی حرام ہے اس لئے جو بات مردوں کے لئے جائز ہو اسے مستورات پر بلا سوچے سمجھے اپلائی کرنا غیر علمی رویہ ہے

WWW.KHROOJ.COM

سوال

کچھ احباب فرماتے ہیں کہ اگر نام پاک نہ لیا جائے گا تو تعارف کیسے ہوگا کیونکہ تعارف نام ہی سے ہوسکتا ہے
اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ایک مغالطہ بدیہی ہے کہ تعارف نام سے ہوتا ہے حقیقت یہ ہے اکیلا نام تعارف کے لئے کافی نہیں ہوسکتا بلکہ تعارف ہمیشہ معروف سے مجہول کی طرف جاتا ہے اس طرح معروف ہی مجہول کا تعارف کروا کے معروف بناتا ہے جیسا کہ میں کہتا ہوں کہ ایک تھی سعدیہ اب آپ غور کریں یہ نام اس کا تعارف کروا رہا ہے؟ کیا اسی ایک جملے سے اس کا تعارف ہوگیا ہے؟ آپ جواب یہی دیں گے کہ نہیں ہوا کیونکہ اس کا معروف اس کے نام کے ساتھ نہیں ہے اس لئے یہ نام ایک مجہول اور غیر متعارف رہے گا۔ ہاں اگر ہم اس کا معروف جو بھی ہو وہ کوئی واقعہ ہوگا یا کوئی حادثہ ہوگا یا کوئی

www.khrooj.com

کارنامہ ہوگا یا کوئی فرد ہوگا جو بھی ہوگا جب تک ہم اس کے نام کے ساتھ نہ جوڑیں گے وہ نام مجہول ہی رہے گا جیسا کہ سعدیہ کی مثال سے ثابت ہے

اب ہم اس کا معروف ایک فرد کو بناتے ہیں اور ہم کہتے کہ سعدیہ صدر ضیا الحق کی بھتیجی تھی اس سے آپ اس سے متعارف ہوگئے ہیں

اس طرح ہم ایک کارنامے کو معروف بناتے ہیں اور کہتے ہیں کہ سعدیہ نام کی ایک لڑکی تھی جس نے ماونٹ ایورسٹ [ہمالیہ کی چوٹی] سر کی تھی تو یہ واقعہ یا کارنامہ اس کا تعارف ہو جائے گا اسی طرح ہم کئی حوالے دے کر اس کا تعارف کروا سکتے ہیں تو میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ نام تعارف کے لئے کافی نہیں ہوتا بلکہ کوئی نہ کوئی معروف ہی تعارف کے لئے ضروری ہوتا ہے جیسا کہ اگر ہم اس معروف کا بغیر کسی نام کے ذکر کریں گے تو بھی تعارف ہو جاتا ہے جیسا کہ میں کہتا ہوں

www.khrooj.com

جب روس کا پہلا خلا باز فضا میں گیا تو اس نے دیکھا اب اگر میں اس روسی خلا باز کا نام نہ بھی لوں تو بھی اس کا تعارف ہو جاتا ہے ہاں اگر میں اس کے نام کے ساتھ اس کے عہدے کا ذکر بھی کر دوں کہ وہ پہلا خلا باز میجر یوری گاگرین تھا اس کے تعارف میں ایک جز بڑھے گی مگر اس کا حقیقی تعارف اس کا سب سے پہلے خلا میں جانا ہی رہے گا

بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے حقیقی نام کچھ ہوتے ہیں اور قلمی یا معروف نام کوئی اور ہوتے ہیں تو اس وقت ان کے تعارف کے لئے اصلی نام دریافت کرنے کی ضرورت ہی نہیں رہتی جیسا کہ میرے محترم بھائی ہیں دیوان سید ناصر عباس بخاری صاحب جب وہ پہلی مرتبہ امریکہ گئے تو وہاں سے مجھے خط لکھا اور اس میں جواب کے لئے انہوں نے ایڈریس میں اپنا حقیقی نام لکھا جو سید مظفر حسین بخاری تھا میں نے جواب میں جو خط لکھا تھا اس میں پتہ اس طرح لکھا تھا

دیوان سید ناصر عباس بخاری c/o سید مظفر حسین شاہ صاحب
یہ حقیقی نام اگر تعارف بن سکتا تو میں کیسے دھوکہ کھا جاتا ؟
میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اصلی نام تعارف کے لئے ضروری نہیں ہوتا بلکہ سب سے مستحسن اور معقول طریقہ یہ ہے کہ جب کسی بڑی ذات کا ذکر کیا جائے تو جس موضوع کے ضمن میں ہو ان کا ذکر اس موضوع سے متعلقہ صفاتی نام یا لقب سے ہونا چاہیے جیسا کہ ادعیہ میں یہی اصول اپنایا گیا ہے جب اللہ جل جلالہ سے رحم کی بھیک مانگ رہے ہوں تو اسے یا رحیم یا ارحم الرحمٰن جیسے القاب سے یاد کریں اور اگر ہم کسی کے لئے بددعا دے رہے ہوں اور دعائے عذاب دے رہے ہیں تو وہاں اس کے وہ اسماء لانا چاہیں جو قہار و جبار ذوالانتقام جیسے ہیں
اسی طرح ہم ملکہ شام بی بی صلوات اللہ علیہا کا ذکر کئی طرح سے کرسکتے ہیں موضوع ہوتو وہاں نام پاک لینے کے بجائے

www.khrooj.com

شریکۃ الحسین صلوات اللہ علیہا یا اسی کا سرائیکی ترجمہ پاک ویردی بھائیوال سین صلوات اللہ علیہا جیسے القاب سے ذکر کریں تو اسلوب زبان و بیان کے قوانین کے عین مطابق ہوگا اور اس میں ان کی ذات کی بھرپور ترجمانی ہوگی اسی طرح ہم ان کے دکھوں اور دردوں کا ذکر کر رہے ہیں تو وہاں ان کے لقب ام المصائب صلوات اللہ علیہا سے ذکر کریں گے تو یہ اسلوب زبان و بیان کے قوانین کے عین مطابق ہوگا

اسی طرح جب ہم ان کے شام کے بازاروں میں خطبات دے کر پورے ظلم و جبر و استبداد کی بنیادوں کو ہلانے کا ذکر کریں تو وہاں جب ان کے لقب فاتحہ شام سین صلوات اللہ علیہا کے حوالے سے ذکر کریں گے تو اس لقب سے زور بیان بھی پیدا ہوگا اور ان کا معروف ان کے لقب میں آجائے گا اور یہ اسلوب زبان و بیان کے قوانین کے عین مطابق ہوگا اس پر مزید بہت کچھ کہا جا سکتا ہے مگر طوالت کے ڈر سے اسے ترک کرتا ہوں

www.khrooj.com

سوال

کچھ دوستوں نے کہا ہے کہ اگر ہم اسی طرح اسمائے مبارکہ چھپاتے رہے تو آنے والی دو چار نسلوں کو یہ نام یاد تک نہ ہوں گے اور ہماری اس غلطی کا خمیازہ آنے والی نسلیں بھگتیں گی

اس کا جواب یہ ہے کہ آنے والا ہر دن انفارمیشن (Information) کا دن ہے اور نیو ملینم انفارمیشن کا دور کہا جاتا ہے کیونکہ انسان کمپیوٹر ایج کو پہنچ گیا ہے

اگر چہ آج ہم کمپیوٹر ایج میں قدم ہی رکھ رہے ہیں تو اس سے ہمارے نوجوان اب مہاتما بدھ، سوامی مہابیر، جین شینتو اور لوتھر مارٹن اور ناسٹر وڈامس کی باتیں کر رہے ہیں اور مذاہب عالم کی کمپیر یٹو سٹڈی (comparative study) کی طرف بڑھ رہے ہیں

www.khrooj.com

جب صورت حال یہ ہے کہ ہماری نوجوان نسل دیگر مذاہب کے پیشواؤں کے نام اور تاریخ کو جاننے اور سمجھنے کے لئے بے قرار ہے اور پوری دنیا کے بڑے لوگوں کے حالات معلوم کرنے کی طرف بڑھ رہی ہے تو کیا ان سے یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ اپنے ہی پیشواؤں کے نام بھول جائیں گے؟

حقیقت یہ ہے کہ آنے والی نسل کے لئے حقائق کے حصول کی بڑی سورس ہمارے مجالس عزا نہیں ہوں گے بلکہ وہ دیگر سورسز کے حوالے سے مجالس عزا کو ماڈی فائی (Modify) کریں گے اور انہی سورسز کی کسوٹی پر مجالس عزا کو پرکھیں گے اور یہ بھی ہوگا کہ جن مقدس ہستیوں کا ذکر مجالس عزا میں کبھی نہیں ہوتا ان کے بارے میں تحقیقی کام کریں گے کیونکہ کمپیوٹر نے تحقیق کو آسان اور سستا کر دیا ہے اور مزید یہ کام آسان اور سستا ہوگا

ماضی میں جب کوئی تحقیقی کام کرتا تھا تو جو کام مہینوں کی کتب

بنی کے باوجود نہیں ہوسکتا تھا اب وہی کام ایک ہی دن میں ہوجاتا ہے جس کی مثال آپ کو دوں کہ مجھے ایک شخص کے بارے میں کلی مواد درکار تھا اور میرے سامنے ماخذ کے دو ہزار کتابیں تھیں کہ مجھے ان میں سے اس شخصیت کے بارے میں سارا مواد نکالنا تھا میری لائبریری میں وہ کتابیں موجود تھیں مگر ان میں سے مجھے وہ مواد ڈھونڈنے کے لئے کئی مہینے درکار تھے میں نے کمپیوٹر پر اس شخصیت کا سرچ آپشن میں نام دیا تو اس نے صرف پانچ سیکنڈ میں ساری کتابوں کا مواد میرے سامنے کھول کر رکھ دیا اور اس کے تین ہزار سے زیادہ حوالے میرے حوالے کردیئے

انفارمیشن ٹیکنالوجی کا مسلمہ ہے کہ انسانیت نے انفارمیشن ٹیکنالوجی کے چار انقلابات دیکھے ہیں پہلا انقلاب ،، پی ایچ ،، کہلاتا ہے دوسرا ،، آر ایچ ،، کہلاتا ہے تیسرا ،، ٹی ایچ ،، یعنی پہلا انقلاب پیپر [کاغذ] ایجاد ہونے سے آیا اور

www.khrooj.com

پرنٹ میڈیا موجود میں آیا۔
دوسرا انقلاب ،،آر ایچ،، کہلایا جو ریڈیو ایجاد ہونے کے بعد آیا اس کے بعد ٹی وی انقلاب آیا جو ٹی وی ایجاد ہونے سے آیا جس میں وی سی آر ٹیلی کمیونیکیشن ،ویڈیو وغیرہ شامل ہیں اس کے بعد ان سب سے لاکھوں گنا طاقت ور یعنی ،،ای ایچ،، کا سورج طلوع ہو رہا ہے یعنی انٹرنیٹ کا دور آ رہا ہے اور اس دور میں تو پوری دنیا کی لائبریریاں آن لائن رکھنے کے منصوبوں پر کام ہو رہا ہے اس طرح ساری دنیا کے معلومات ایک جگہ پر بیٹھے بٹھائے مل جائیں گے اب آپ خود سوچیں کہ آنے والے دور سے یہ توقع رکھنا کہ وہ اپنے پیشواؤں اور مذہبی رہنماوں سے جاہل ہو جائے گا یہ ایک بہت بڑی غلط فہمی ہے
حقیقت یہ ہے کہ اب تو ذاکرین ومقررین کو اپنا علم اپ ڈیٹ کرنا لازم ہے ورنہ آنے والے بچے ان بزرگوں کا مذاق

www.khrooj.com

اڑائیں گے اور خیبر کے ضمن میں پچاس فٹ چوڑی دیواروں اور چالیس من کے تالے اور بیس من کی چابی کو آزار بند کے ساتھ باندھنے والے تقاریر کو بطور لطیفہ پیش کریں گے اور اب بھی کر رہے ہیں

اس لئے آنے والے وقت کے بارے میں کسی غلط فہمی میں نہیں رہنا چاہیے بلکہ اپنی آنے والی نسل کے بارے میں یقین رکھیں کہ وہ ہم سے زیادہ معلومات رکھنے والی نسل ہوگی اور وہ علمی میدان میں آل راؤنڈرز کی طرح اترے گی

سوال

کچھ دوستوں نے یہ کہا ہے کہ ہمارا سب سے بڑا ذریعہ ابلاغ مجالس عزا ہیں اور ہم مجالس عزا سے نام نکال دیں گے تو آنے والی نسلوں تک یہ نام کیسے پہنچیں گے؟

www.khrooj.com

پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمیں یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ اس میڈیا سے ہم نے چودہ صدیوں میں خاندان پاک علیھم الصلوات والسلام کے کتنے افراد کو متعارف کروایا ہے اور کس طرح کروایا ہے؟

تعارف کے حوالے سے دیکھیں تو گنتی کے چند اسمائے مبارکہ کے علاوہ ہم نے قوم کو کیا دیا ہے؟ امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام کے اٹھارہ فرزندان کا ہم بتاتے ہیں مگر ان کے نام تک ہمارے مقررین نہیں جانتے

مجالس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ جب امام محمد باقر علیہ الصلوات والسلام، یا امام جعفر صادق علیہ الصلوات والسلام، امام محمد تقی علیہ الصلوات والسلام، امام علی نقی علیہ الصلوات والسلام، امام حسن العسکری علیہ الصلوات والسلام کے ایام وصال وشہادت یہاں منائے جاتے ہیں تو ہمارے علماء بھی ان کا ذکر تک نہیں کرتے بلکہ جن کا یوم منایا جاتا ہے ان کا نام تک نہیں لیا جاتا اور یوم ان آئمہ ہدیٰ علیھم الصلوات والسلام کے ہوتے ہیں مگر ہم روایتی انداز میں فضائل

امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام کے بیان کرتے ہیں اور مصائب میں کربلا اور شام کے واقعات بیان کر کے چھٹی کر جاتے ہیں اور نوحہ خوان حضرات امام حسن العسکری علیہ الصلوات والسلام کے تابوت کی برآمدگی پر نوحہ کوفے کا پڑھ رہے ہوتے ہیں ۔کیا اسی چیز کا نام تعارف ہے؟

ہم چودہ سو سال کے اس دورانیہ میں اس میڈیا سے تو صرف اپنے بارہ اماموں کا تعارف بھی نہیں کروا سکے تو اور کیا دیں گے؟ اس دور میں تو صاحبان منبر میں سے بعض مہربانوں نے تو اسے ڈس انفارمیشن (Disinformation) سیل کا درجہ دے رکھا ہے کہ جو مضامین بستر پہ وضع کرتے ہیں صبح کو سٹیج پہ پیش کر دیتے ہیں

میں عرض کرتا ہوں کہ آنے والے وقت میں ہمارے بچے ہمارے مقررین کو بھی حقائق کے تناظر میں دیکھیں گے ماضی میں یہ سٹیج ایک بہت بڑا ذریعہ ابلاغ کا درجہ رکھتی تھی کیونکہ اس

دور میں الیکٹرانک اور سیٹلائیٹ میڈیا موجود ہی نہ تھا اب مستقبل میں تو جدید میڈیاز متعارف ہوں گے انٹرنیٹ چینل وغیرہ چھا جائیں گے تو لوگ حقائق کو ان ذرائع سے حاصل کریں گے نہ کہ مجالس کے حوالے سے اور اس علمی فلڈ کے دور میں پڑھے لکھے طبقے میں یہ علمی وقار جس طرح کھو رہے ہیں انہیں بہت جلد سدھرنا ہوگا کیونکہ آج ہائی جینڑی میں کوئی جھوٹ بول رہا ہوتو کہنے والے کہتے ہیں بھائی یہ سچی بات ہے یا تم ،،ذاکری،، کر رہے ہو؟

اور میں نے خود مقررین سے سنا ہے کہ وہ کہے رہے تھے میں تاریخ بیان کر رہا ہوں ذاکری نہیں کر رہا یعنی وہ خود بھی ذاکری کو افسانہ سمجھتے ہیں اور آہستہ آہستہ خود ساختہ مضامین وواقعات کے بجائے عوام بھی سچائی سننے کی طرف راغب ہورہے ہیں اس لئے ہمارے مقررین کے لئے یہ باتیں خطرے کا الارم ہیں اور ہمیں ابھی سے بیدار ہو جانا چاہیے

دوستو! عرض کر رہا تھا کہ اسمائے مبارکہ اگر سٹیج سے نکال بھی دیئے جائیں گے تو آنے والی نسل کو کوئی فرق نہیں پڑے گا جہاں وہ سینکڑوں دیگر پاک ذوات علیهم الصلوات والسلام کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے وہاں ان چند اسمائے مبارکہ کو بھی دیکھ لیں گے وہاں ان چند اسمائے مبارکہ کو بھی دیکھ لیں گے اور ہماری آنے والی نسل ہم سے زیادہ معلومات کی حامل ہوگی اس لئے ہمیں ان کے بارے میں فکرمند ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے

ایک حقیقت

دوستو! یہ ایک حقیقت ہے کہ جس طرح ایک انسان پیدائش سے لے کر موت تک اپنی حیات کے کئی مراحل سے گزرتا ہے اسی طرح قومیں بھی علمی و ذہنی وفکری لحاظ سے کئی مراحل سے

گزرتی ہیں ایک عام انسان کی طرح قوموں کی بھی ایک فکری پیدائش ہوتی ہے یعنی بچپن ہوتا ہے، لڑکپن ہوتا ہے، سن بلاغ ہوتا ہے، جوانی ہوتی ہے، بڑھاپا ہوتا ہے اور فکری موت بھی ہوتی ہے اس طرح ذہنی وفکری عمر کے لحاظ سے احکام بھی بدلتے ہیں

دوستو! اقوام کے ساتھ بھی ایک بچے جیسا رویہ رکھنا ہوتا ہے کہ جب کوئی قوم نوزائیدہ حالت میں ہوتی ہے تو اسے ماں باپ جیسے شفیق سرپرستوں کی ضرورت ہوتی ہے جب لڑکپن کی عمر آتی ہے تو اقوام کو پھر ماں باپ جیسے جھڑکیاں دینے والے مہربان ناصحین کی ضرورت ہوتی ہے جو ڈانٹ ڈپٹ بھی کریں اور اچھے برے کی تمیز سکھائیں اور قوم کو مہذب بنائیں جب ہماری قوم عالم نوزائیدگی میں تھی تو ایک بچے کی طرح سے اپنے والدین حقیقی کے نام یاد کروانے کی اشد ضرورت تھی جیسا کہ ہر بچے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ اسے اپنے

والدین کے نام ہونا لازم ہے وہاں جب وہ طفل ممیّز ہو جائے اور اسے والدین کے نام یاد ہو جائیں تو اسے نام لینے سے منع کر دیا جاتا ہے مہذب بنانے کے لئے اسے رشتوں کے حوالے سے پکارنے کا درس دیا جاتا ہے

اسی وجہ سے کوئی مہذب بچہ اپنے والد کو نام لے کر نہیں پکارتا بلکہ وہ اسے بابا، ڈیڈی، پاپا، ابا جان وغیرہ کہہ کر پکارتا ہے اسی طرز تخاطب میں اپنائیت بھی ہوتی ہے اور تہذیب بھی ہوتا ہے جیسا کہ اللہ نے فرمایا کہ میرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ ہی نام سے پکارو اور نہ ہی کنیت سے بلکہ انہیں ان کے عہدے ومنصب کے حوالے سے پکارو کیونکہ ان کے ساتھ تمہارا جو رشتہ بنتا ہے وہی تمہارے لئے پکارنے کا بہترین تخاطب ہے

پھر بچوں پر ایک وقت وہ بھی آ جاتا ہے جب والدین کے نام لینے پر شرعاً سزا کی وعید یا حرمت کا حکم عائد ہو جاتا ہے جیسا

WWW.KHROOJ.COM

کہ حقوق بالوالدین کے جو اقسام بیان ہوئے ہیں ان میں عاق کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ جب کوئی شخص اپنے والد کو بلا القاب کے نام لے کر بلائے تو وہ اپنے آپ کو عاق سمجھے اسی طرح اللہ جل جلالہ نے اسلام کے سن بلوغ تک پہنچنے کے بعد کا جو حکم سنایا ہے اس میں نام لینے پر دنیا وآخرت دونوں کی سزا بیان فرمادی ہے

دوستو! اگر آپ شیعہ قوم کا فکری تجزیہ کریں تو انقلاب ایران کے بعد یہ اپنے فکری وعلمی سن بلوغ کو پہنچ چکی ہے قوم فکری طور پر اس عمر میں داخل ہو چکی ہے جسے،، طفل ممیّز،، کا نام دیا جاتا ہے کہ جہاں اسے والدین کے نام یاد کروانے کے بعد نام اور زات کا ادب سکھانا ضروری ہے اب ہم اس عمر کو پہنچ چکے ہیں کہ جہاں ہم اپنے بچوں کو یہ سکھاتے ہیں کہ بیٹا اب آپ نے ہمیں امی ابو کہنا ہے نام نہیں لینا

اور ہمارا مشاہدہ ہے کہ جو بچہ اپنے والد کو نام لے کر پکار رہا

www.khrooj.com

ہوتو ہم اسے گنوار، غیر مہذب ، جاہل یا پاگل سمجھتے ہیں اسی طرح اگر ہم اپنے والدین حقیقی یعنی پاک خاندان علیھم الصلوات والسلام کے اسمائے مبارکہ کا ادب نہیں سیکھیں گے تو غیر مہذب اور گنوار تصور ہوں گے

اس لئے ہمیں پاک خاندان علیھم الصلوات والسلام کے مردوں کے اسمائے مبارکہ کے بجائے القاب سے ذکر کرنا چاہیے اور اس کے ساتھ صلوات کو بھی واجب سمجھنا چاہیے تا کہ انہیں ان کے شایان پروٹوکول بھی ملتا رہے اور ہم ان پر جفا کرنے کے جرم سے بھی بچتے رہیں اور پاک مستورات وتوحید ورسالت صلوات اللہ علیھن کے اسمائے مبارکہ کے بارے میں اس اشراف زادے جیسا رویہ رکھیں جو اپنی ماں بہن کا نام غیروں میں لینا اپنی توہین سمجھتا ہے اور اگر کوئی اس کی ماں بہن کا نام سرعام لوگوں میں لے لے تو وہ اسے گستاخی تصور کرتے ہوئے ایکشن بھی لیتا ہے

www.khrooj.com

سوال

بعض احباب نے فرمایا کہ ہمیں کتب حدیث وفرمان میں ملتا ہے کہ اپنے بچوں کے نام آئمہ معصومین علیھم الصلوات والسلام کے ناموں پر رکھیں اس طرح تم اپنے بچے کو پکارو گے تو ہمارا ذکر ہوتا رہے گا۔ یہ بھی احادیث میں ملتا ہے کہ خاندان پاک علیھم الصلوات والسلام کے ناموں پر جب کوئی نام ہو اور اسے پکارا جائے تو ابلیس اس طرح پگھل جاتا ہے جیسے سیسے کو آگ میں ڈال دیا جائے

دوستو! اس سوال کا جواب دینے سے پہلے میں اپنی ایک بات کرنا چاہتا ہوں کہ ایک زمانہ تھا جب میں سارے احباب سے کہتا تھا کہ شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کا ذکر عام کروان کے اسم مبارک کا پرچار ہونا چاہیے اس کے ضمن میں تنظیموں، اداروں، دکانوں، فیکٹریز، ڈھابوں، ہوٹلوں، مساجد، امام

WWW.KHROOJ.COM

بارگاہوں، درسوں اور رسالوں پر رکھنے کا مشورہ دیتا تھا لیکن اس کے بعد میں نے کچھ مشاہدہ کیا جو آپ کا مشاہدہ بھی ہوگا وہ یہ تھا کہ دکانوں اور اور دیگر اداروں ہوٹلوں وغیرہ کے لیٹر پیڈ، بل بکس وغیرہ شائع ہوئے اور لوگوں کو جب بل دیا جاتا ہے تو وہ پیسے ادا کر کے بل کو اسی جگہ زمین پر پھینک کر چلے جاتے تھے اور وہ بل اور وہ کاغذات جن پر اسمائے مبارکہ لکھے ہوتے تھے تو وہ زمین پر پیروں کے نیچے آتے ہوئے دیکھے اور اس طرح بے ادبی دیکھ کر میں نے وہ نام بدلوا دیئے اور کہا کہ اپنی دکانوں پر یا اداروں میں یہ نام پاک بڑے بڑے بورڈ پر لکھوا کر لگائیں تا کہ ذکر جاری رہے اور اس بے ادبی سے ان اسمائے مبارکہ کو بچانا بھی ضروری ہے

اسی طرح جب جمن شاہ میں بچوں نے قدیم شہر میں سالانہ جلسہ کروانے کا سلسلہ شروع کیا تو اس میں بڑے بڑے اشتہارات لکھوائے گئے لیکن ایک دو جلسے کے بعد میری نظر ان

www.khrooj.com

اشتہارات پر پڑی میں نے دیکھا وہ اشتہارات زمین پر قدموں کے نیچے آ رہے تھے ان پر ذاکرین کے ناموں کے علاوہ خاندان پاک علیہم الصلوات والسلام کے اسمائے مبارکہ بھی ہوتے تھے اور ذاکرین وعلماء کے نام تھے تو ان میں بھی پاک خاندان سے اسمائے مبارکہ کے اجزاء شامل ہوتے تھے

جیسا کہ اکثر ذاکرین کے ناموں میں عباسؑ حسینؑ علیؑ علیہم الصلوات والسلام شامل ہوتے ہیں اور انہیں جب میں نے سڑکوں پر قدموں کے نیچے آتے ہوئے دیکھا تو اس کے بعد سارے لڑکوں سے کہا آئندہ اشتہار اس طرح شائع کرواؤ کہ اس میں کسی ذاکر تک کا نام بھی نہ ہو بلکہ بڑا بڑا لکھوا دیا کہ سالانہ جلسہ دربار شریف جمن شاہ بتاریخ فلاں اور بس لوگوں کو پہلے سے ہی معلوم ہے کہ یہ لوگ کافی ذاکرین کو بلاتے ہیں اس کی شہرت پہلے ہی ہے اب صرف اطلاع ہی تو دینا ہے

پھر اس طرح اشتہارات چھپوائے جاتے رہے اور جلسے پہ

لوگوں کے اجتماع میں کوئی کمی واقعہ نہ ہوئی یہ میری سوچ تھی اگرکوئی اسے قبول نہ کرے تو وہ بااختیار رہے جو مجھے اچھا لگا وہ کردیا کیونکہ مجھے کسی مقدس ہستی کا پاک نام کسی کے قدموں میں ٹھوکریں کھاتا ہوا اچھا نہیں لگتا تھا اس لئے میں نے اس سے ایک بات اخذ کی اور اس پر عمل کیا

دوستو! یہ بجا ہے کہ ہمیں اولاد کے نام پاک خاندان علیہم الصلوات والسلام کے اسمائے مبارکہ پر رکھنے چاہییں مگر جہاں بے ادبی کا امکان ہو تو پھر یہ حکم بحال نہیں رہتا اس لئے ہمیں بیٹیوں کے ناموں میں احتیاط کرنا چاہیے اور جن بچوں کے نام پاک خاندان علیہم الصلوات والسلام کے اسمائے مبارکہ پر رکھے گئے ہوں انہیں کبھی نام لے کر برا نہیں کہنا چاہیے نام لے کر کوئی گالی نہیں دینا چاہیے حتیٰ کہ ان کی تربیت میں شرافت بھرنے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ وہ دوسروں سے بھی گالیاں نہ کھاتے پھریں اور یہ نام بدنام نہ ہونے پائیں

www.khrooj.com

ماضی میں ٹی وی والوں کی طرف سے عمداً یا سہواً ایسا ہوا کہ ٹی وی کرداروں میں سے جو ولن یا گھٹیا رول کرتے تھے یعنی نوکروں کا کردار ہوتا تھا یا کسی بدمعاش کا کردار ہوتا تھا یا کوئی نیگیٹو کردار تھا اس کا نام ہمارے مقدس اسماء میں سے رکھا جاتا ہے اور جو شریف کردار ہوتے تھے ان کے نام دوسروں کے لئے جو محترم شخصیات تھے ان کے نام پر رکھا جاتا تھا کیونکہ اس میں ایک طرف کاروائی تھی اور سلو پوائزننگ تھی اس لئے میں نے فوراً اس کا نوٹس لیا اور پی ٹی وی کو اس بات سے روکا کہ ایسی حرکت پھر نہیں کرنا چاہیے اب مجھے معلوم نہیں ان کا یہ سلسلہ جاری ہے یا بند ہو گیا ہے

دوستو! احترام کا تقاضہ یہ ہے کہ اچھے لوگوں کے بچوں کی اچھی تربیت ہو تو ایسے نام رکھنے میں شاید کوئی ہرج نہ ہو مگر جب ہمارے بچے معاشرے میں ایک ولن یا بدمعاش و بدکار کا رول پلے کر رہے ہوں تو پھر تو یہ نام رکھنا ہی درست نہیں رہ

جا تا اس لئے نام رکھیں مگر اس کے لئے ایسی تربیت بھی شرط ہے کہ وہ بچہ اس پاک نام کے لئے چلتی پھرتی چارج شیٹ نہ بن جائے

سوال

کچھ احباب نے کہا کہ ہم بیسیوں کتابوں میں دکھا سکتے ہیں کہ آئمہ ہدیٰ علیہم الصلوات والسلام نے اپنے اصحاب کے سامنے اپنے پاک خاندان کے مقدس مستورات صلوات اللہ علیھن کا نام پاک تلاوت کرتے ہوئے ذکر فرمایا کیونکہ یہ فعل امام علیہ الصلوات والسلام ہے

اس لئے ہمارے لئے بھی یہ جائز ہے اس کا جواب یہ ہے کہ کیونکہ وہ دور علمی وفکری طفلی کا تھا اس زمانے میں اسمائے مبارکہ کو رواج دینا ضروری تھا جیسا کہ بچے کو والدین کے نام

www.khrooj.com

یاد کروانا ضروری ہوتا ہے اسی طرح اگر آج ہم ان علاقوں میں تبلیغ کے لئے جائیں جہاں پاک خاندان علیھم الصلوات والسلام کے کسی فرد کو کوئی نہیں جانتا تو وہاں پھر ہمیں اسمائے مبارکہ لے کر ذکر کرنا ہوگا تاکہ ان میں نام پاک رائج ہو جائے اور جب تک ایک ایک نام ان کے ذہنوں میں کندہ نہ ہو جائے ہمیں یہ نام پاک مسلسل دہرانا ہوں گے ہاں جب یہ نام اور ان کے کارنامے ان کی عظمتیں ان کے سامنے واضح ہو جائیں تو پھر ہمیں ان اسمائے مبارکہ کے ادب کا درس دے کر انہیں پروموٹ کرنا ہوگا کیونکہ تبلیغ کا سلسلہ کئی مراحل سے گزرتا ہے جیسا کہ

() سب سے پہلے اجنبیت کا خاتمہ کیا جاتا ہے

() پھر نفرت کی دیوار گرانا چاہیے تاکہ لوگ نام سننا شروع کر دیں

() پھر نام پاک اس قدر لینا چاہیے کہ ان کے دماغوں میں

راسخ ہو جائیں
( ) پھر ان کے فضائل و مصائب کے مجالس کو رواج دینا ہوتا ہے
( ) پھر ان کی عظمتوں کے حوالے سے ان کی عقیدت پیدا کی جاتی ہے
( ) پھر عقیدت کے بعد انہیں احترام کا درس دینا چاہیے یعنی ان کے اسمائے مبارکہ کا احترام ان کے منسوبات کا احترام ان کے جملہ متعلقات کا احترام اور یہ تعظیم ہی مقام تقویٰ تک لے جاتی ہے یہ کلاسیں ہیں
اب یہ مقررین اور علماء پر منحصر ہے کہ قوم کو کس کلاس کا سٹوڈنٹ مانتے ہیں یا کس علاقے کے لوگ کس کلاس کے ہیں وہ جس کلاس کے ہوں انہیں اس قسم کا درس دینا چاہیے میں سمجھتا کہ پاکستان میں بھی کئی علاقے ایسے ہوں گے جہاں شاید آج بھی اسمائے مبارکہ کی تبلیغ کی ضرورت ہو مگر پنجاب

WWW.KHROOJ.COM

وغیرہ میں ان اگلی کلاسوں کا سبق دینے کی ضرورت ہے

یہ بات تو میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ ہر وہ کام ہم پر واجب نہیں ہوتا کہ جو آئمہ ہدیٰ علیہم الصلوات والسلام نے کیا ہے بلکہ ہمارے اوپر ان کی اطاعت واجب ہے اگر ہم پر ہر وہ کام واجب مان لیا جائے کہ جو انہوں نے کیا ہے تو پھر امام مظلوم علیہ الصلوات والسلام نے دوش سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری بھی کی ہے وہ اپنے گھر میں بلا اجازت آتے جاتے تھے تو کیا ہم اس قسم کی کسی بات کو اپنے لئے جائز بنا سکتے ہیں؟ اور ان کے عمل سے اپنے لئے جواز پیدا کر سکتے ہیں؟ کیا ان کے اس عمل سے ہمیں بھی نعوذ باللہ دوش سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سوار ہونے کی اجازت مل رہی ہے؟

ہاں ہمارے لئے وہ بات جائز ہے جس کا انہوں نے حکم فرمایا ہے اور حکم میں بھی یہ دیکھا جاتا ہے کہ اس میں تعمیم ہے یا تخصیص ہے جیسا کہ نماز قصر میں تعمیم نہیں نماز خوف میں تعمیم نہیں

ہے کہ جب چاہو نماز خوف پڑھ لو اور جب چاہو قصر پڑھ لو بلکہ اس کے لئے مسافر یا خائف ہونا شرط ہے ایسا نہیں کہ ہر مقام پر ان رخصتوں پر عمل کر کے ظہر وعصر کی نمازیں ایک ایک رکعت پڑھ لی جائیں اسی طرح ہر وہ حکم جو عمومی ہو اس پر عمل کرنا جائز ہے ورنہ نہیں

سوال

بعض احباب نے فرمایا کہ ہمارے کتب مقاتل اور دیگر کتب احادیث میں بہت بڑے بڑے علماء کرام رضوان اللہ علیہم نے یہ اسمائے مبارکہ لکھے ہیں اور اپنے خطبات میں یہ اسمائے مبارکہ تلاوت فرمائے ہیں تو کیا وہ سارے گنہگار تھے یا میر انیس مرحوم اور مرزا دبیر جیسے عظیم شعرا نے ان کے اسمائے مبارکہ منظوم کئے ہیں تو کیا وہ گنہگار تھے (نعوذ باللہ)

دوستو! یہی عرض کروں گا کہ ہم ماضی کے علمائے کرام کے ممنون احسان ہیں اور ہمارے اس پورے نظام دین میں ان کا پورا پورا حصہ ہے ہم ان کا احترام کرتے ہیں کیونکہ علمائے ماسلف اور شعرائے ماسبق نے بہت محنت کرکے اسمائے مبارکہ کی تبلیغ فرمائی اور انھوں نے اتنے کتب لکھے ہیں اتنے اشعار لکھے ہیں کہ اب شیعہ بچہ بچہ اسمائے مبارکہ سے آشنا ہے وہ ان کے زمانے کی انتہائی ضرورت تھی یہ وقت کا تقاضا تھا کہ نوزائیدہ قوم کو ان کے والدین حقیقی کے اسمائے مبارکہ تعلیم کئے جائیں اب وہ زمانہ گزر چکا ہے اور ارتقائی لحاظ سے ہم دور طفلی سے نکل چکے ہیں اب وقت کا تقاضہ یہ ہے کہ اس قوم کو احترام کا درس دینا چاہیے اور ماضی کے معزز علماء کے کام کو روکنا نہیں چاہیے بلکہ اسے اور آگے بڑھانے کی ضرورت ہے کیونکہ روایات میں پھنس کر ایک مقام پر جامد رہنے والی قومیں فکری و علمی اعتبار سے زوال پذیر ہو جاتی

ہیں

اس کی ایک مثال عرض کرتا ہوں اگر کوئی بہت بڑا عالم اپنے بچے کو صرف ونحو کی ابتدائی کتابیں پڑھا رہا ہو اس دوران اس کی موت واقع ہو جائے اور اس بچے کو ان کا کوئی شاگرد اگلی کتاب پڑھائے تو یہ اس عالم کی توہین نہیں بلکہ اس کے مقصد کی تکمیل ہے کیونکہ وہ اپنے بچے کو اپنے جیسا عالم دیکھنا چاہتے تھے نہ کہ اسی ابتدائی کتاب میں رکا ہوا

اسی طرح جو آدمی پاک خاندان علیہم الصلوات والسلام کے ادب کی بات کرتا ہے تو وہ ان علمائے کرام کے کام کو آگے بڑھاتا ہے نہ کہ ان کی مخالفت کرتا ہے جبکہ علمائے اعلام کے سینکڑوں واقعات موجود ہیں کہ ان کے ادھورے کام کو ان کے شاگردوں نے پورا کیا ہے اور یہ ان کی توہین تصور نہیں ہوتی

ایک وہ زمانہ تھا کہ کوئی شخص اس پاک خاندان علیہم الصلوات والسلام کے نام پاک کو سننے کے لئے تیار نہ تھا اور کوئی یہ تک نہ

www.khrooj.com

جانتا تھا کہ یہ ذوات اطہار علیھم الصلوات والسلام بھی تھے اس وقت علمائے امت اور شعرائے کرام نے بھر پور جدو جہد کی اور پاک خاندان علیھم الصلوات والسلام کے کچھ افراد کا بہت پرچار کیا ان کا بھرپور ذکر کیا اور انہیں کافی حد تک متعارف کروا دیا اب ہمارے لئے ضروری ہے کہ ان کے کام کو آگے بڑھایا جائے اور اس پاک گھر کے باقی مقدس افراد علیھم الصلوات والسلام کا ذکر عام کیا جائے اور اس گھر پاک علیھم الصلوات والسلام کے آداب واحترام واکرام کو رواج دینا چاہیے اور یہ واجب ہے کہ مجالس عزا کو عبادت کا حقیقی مقام دیا جائے

خود احتسابی

دوستو! اگر ہم خود احتسابی سے کام لیں تو پھر ہمارا ضمیر بھی ہمیں ادب کا حکم دیتا ہے جیسا کہ میرے پاس ایک بزرگ

نوحہ خوان تشریف لائے جو نمازی عبادت گزار اور نیک آدمی تھے انہوں نے مجھ سے پوچھا کے آپ پاک پردہ داران توحید ورسالت صلوات اللہ علیھن کے نام پاک برسرعام لینے سے کیوں روکتے ہیں؟

میں نے ان سے گزارش کی کہ آپ جب نماز صبح پڑھنے لگیں تو اپنے آپ سے یہ سوال کریں کہ اگر آپ شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے سامنے ان کے اجداد طاہرین صلوات اللہ علیھن کا ذکر کرنے کا اعزاز ملے تو کیا آپ ان کے سامنے ان کی دکھی دادیوں صلوات اللہ علیھن کے نام اس طرح لے سکیں گے جس طرح برسر منبر لئے جا رہے ہیں؟ کیا آپ کا ضمیر آپ کو اس طرح بے ادبانہ نام لینے کی اجازت دے سکے گا

دیکھئے آج جب ہم ملک کے سربراہوں کے سامنے ان کے تعارفی کلمات کہتے ہیں تو ہماری کیفیت کیا ہوتی ہے؟

کیا ان کے نام ہم القاب یا پروٹوکول کے بغیر لے سکتے ہیں؟

اگر ہم اپنے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے سامنے ان کے پاک پردہ داران صلوات اللہ علیہن کے نام اس بے دردی سے لیں گے تو کیا انہیں خوشی ہوسکتی ہے؟ یہ فیصلہ آپ خود کریں مجھے یہاں جواب نہ دیں اپنے ضمیر سے وہاں فیصلہ کرلیں

اس بزرگ نے فرمایا کہ مجھے اب مصلے پہ جانے کی ضرورت نہیں ہے میرے ضمیر نے یہاں فیصلہ دے دیا ہے کہ اگر ہم شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے سامنے ان کے پاک ناموس صلوات اللہ علیہن کے نام اس طرح لیں تو ان کی [نصیب دشمناں] دل آزاری ہوگی

میں نے عرض کیا کہ وہ تو آج بھی ہمارے مجالس میں موجود ہوتے ہیں اگر ہم انہیں آج بھی اپنے مجالس میں موجود سمجھنا شروع کردیں تو بہت سی خرابیاں صرف اسی بات سے ختم ہوجائیں گی

دوستو! ہمارے ہاں آج بھی یہ رواج ہے کہ جب کوئی آدمی

اپنے ہمسایوں کی بہو بیٹیوں سے بات کرتا ہے تو انہیں بھی پروٹوکول دیتا ہے کسی کو خالہ کہہ کر مخاطب کرتا ہے کسی کو بی بی یا مائی کہہ کر مخاطب کرتا ہے بغیر کوئی اعزاز دیئے اس سے بھی بات نہیں کرتا مگر پاک خاندان علیھم الصلوات والسلام کو ایک لا وارث خاندان سمجھ کر ان کے گھر کے مقدس افراد کے نام پاک اس توہین آمیز انداز میں لیتا ہے جو کوئی شریف اپنے نوکروں کے بھی نہیں لیتا اس لئے ہمیں اس گستاخی سے بچنا چاہیے تا کہ ہمارا دین بچ سکے

سوال

ایک صاحب میرے پاس تشریف لائے اور ادب پر بحث شروع کر دی اور ایک بڑا دلچسپ سوال کر دیا اور کہا آپ جس طرح ادب کا درس دے رہے ہیں اس طرح سارے کا

www.Khrooj.com

سارا ادب تو خاندان پاک علیہم الصلوات والسلام کو مل جائے گا اللہ جل جلالہ کے لئے باقی کیا بچ جائے گا؟
یہ سوال سن کر مجھے بڑی ہنسی آئی کہ یہ ادب کو کوئی مادی چیز سمجھ رہے ہیں جو بانٹنے سے ختم ہو جائے گی
میں نے ان سے دریافت کیا کہ آپ کے والد صاحب زندہ ہیں؟
انہوں نے فرمایا ہاں زندہ ہیں
میں نے عرض کیا کہ کیا آپ کے دادا صاحب بھی زندہ ہیں؟
انہوں نے جواب دیا کہ ہاں زندہ ہیں
میں نے عرض کیا کہ آپ اپنے والد سے کس طرح ملتے ہیں؟
انہوں نے کہا کہ ان کے قدموں پر ہاتھ رکھ کر ملتا ہوں میں نے کہا آپ نے سارا ادب تو اپنے والد کو دے دیا ہے جو ان کے بھی والد ہیں یعنی آپ کے دادا ہیں ان کے لئے کیا بچ گیا ہے؟
اسی طرح ادب کی ایک ایک چیز مخصوص ہوتی چلی گئی دو چار پشتوں کے بعد جہاں سجدوں تک نوبت پہنچ سکتی ہے وہاں نیچے

www.khrooj.com

والی پشتوں میں تو ادب کم ہوتے ہوتے نہ ہونے کے برابر رہ جاتا ہے

بات صرف اتنی ہے کہ ایک ہی قبیل کے رشتوں کا جو ادب ہوتا ہے وہ برابر ہوتا ہے جیسا کہ والد اور آباؤ اجداد کے لئے ادب ایک جیسا ہوتا ہے اسی طرح جو اِلٰہی عہدہ دار ہیں جو انبیا ورسل وآئمہ ہدیٰ علیھم الصلوات والسلام ہیں ان کے لئے ادب ایک جیسا ہی ہوتا ہے کیونکہ وہ اللہ جل جلالہ کی وجہ سے ہوتا ہے اس لئے انہیں جو ادب ملتا ہے وہ دراصل اللہ جل جلالہ ہی کا ادب شمار ہوتا ہے اس لئے ان میں کوئی کمی یا زیادتی نہیں ہوتی

ایک ذاکر صاحب مجھ سے اس موضوع پہ بحث کرنے پر لنگو ٹا کس کے بیٹھ گئے میں نے انہیں شریفانہ طریقے سے سمجھایا مگر انہوں نے بات کو نہ سمجھنے کی قسم کھائی ہوئی تھی یا انہوں نے انا کا مسئلہ بنالیا تھا جبکہ مجھ پر میرے منعم ازل عجل اللہ فرجہ الشریف کا احسان ہے کہ مجھے مناظرے اور مباحثے سے بچایا ہوا ہے

اور یہ شعور عطا فرمایا ہے کہ میں حق فہمی میں انا کی غلاظت سے دور رہتا ہوں ان ذاکر صاحب نے جب بات کو بڑھانے کی کوشش کی تو میں سمجھ گیا کہ یہ میرا وقت برباد کرنا چاہتے ہیں تو میں نے ان سے کہا دیکھیں بھائی آپ پاک خاندان علیھم الصلوات والسلام کی بات چھوڑ دیں آپ صرف اتنی مہربانی کریں میرے کسی تعلق دار کے سامنے بے احترامی کے ساتھ میرا نام لے کر دکھا دیں تو میں آپ کو جوان مانوں گا کیونکہ آپ کو معلوم ہے جوان کا تعلق دار ہوگا وہ مجھے پکڑ لے گا میں نے کہا جب میرے کسی تعلق دار کے سامنے میرا نام اس طرح نہیں لے سکتے کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میرے تعلق دار جتنا ادب اور میرے تعلق کا پاس کرتے ہیں کیا میں اپنے مالک کا اتنا بھی احترام نہیں کروں گا

اس کے بعد میں نے کہا دیکھیں ہمارے مجالس میں اغیار کے محترم لوگوں کے نام لئے جاتے ہیں تو انہیں پورا پروٹوکول دیا

جاتا ہے یعنی ان کے نام کے ساتھ حضرت رضی اللہ عنہ وغیرہ تک ہم بولتے ہیں اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ آپ سمجھتے ہیں کہ ممکن ہے کوئی ان افراد کا تعلق دار بیٹھا ہوتو اس کی دل آزاری نہ ہو اور جب اپنے مقدس افراد کا نام آپ لوگ لیتے ہیں تو اس میں نہ کوئی صلوات شامل ہوتی ہے نہ لقب واحترام اس کی وجہ یہ کہ آپ لوگ سمجھتے ہیں کہ جن پاک مظلوموں علیھم الصلوات والسلام کا ہم ذکر کررہے ہیں ان کا کوئی تعلق دار یہاں موجود نہیں جو ہمیں پکڑے گا کہ یہ کیا گستاخی کررہے ہو آپ لوگ اگر دل میں ان پاک ذوات کا احترام نہیں رکھتے تو ان کا دکھاوے ہی کی حد تک اتنا تو احترام کرلیا کرو جتنا سپاہ صحابہ کے ڈر سے صحابہ کرام کا کرتے ہو

ہماری بدنصیبی یہ ہے کہ جو اغیار کے محترم افراد ہیں ان کا احترام ان کی بزم میں بھی ہوتا ہے اور ہماری بزم میں بھی ہوتا

ہے اور جو ہمارے مقدس افراد علیھم الصلوات والسلام ہیں ان کا احترام نہ اغیار کی بزم میں ہوتا ہے اور نہ ہماری بزم میں ہوتا ہے اس کے باوجود ہم ان کی عقیدت کا دم بھرتے ہیں تو کس بنیاد پر؟

دوستو! ہمیں اپنے رویوں کا از سرنو جائزہ لینا چاہیے اور اپنے مجالس کو عبادت کا رنگ دینا چاہیے اور اس میں ذکر پاک کو جملہ آلودگیوں سے پاک رکھ کے جاری رکھنا چاہیے ہمیں اپنے مقدسات کے بارے میں لوگوں کو ایجوکیٹ (Educate) کرنے کی ضرورت ہے اور انہیں اس طرح کی تبلیغ کی جائے

() یہ جو پاک ذوات صلوات اللہ علیھن ہیں ان کے اسمائے مبارکہ کے بجائے القاب سے ذکر کرنا چاہیے اور جب کوئی ان کا لقب زبان پر آئے یا سننے میں آئے تو اس وقت سر جھکا کے صلوات پڑھنا واجب ہے

www.khrooj.com

امام بارگاہوں کا ادب

دوستو! ہمیں اپنے امام بارگاہوں کا انتہائی ادب واحترام کرنا چاہیے کیونکہ یہ بارگاہ امام علیہ الصلوات والسلام ہوتی ہے اور اس میں ہمیں اس طرح جانا چاہیے جس طرح کسی بھی امام علیہ الصلوات والسلام کے گھر اطہر میں ادب سے جایا جا سکتا ہے

میں حضرت علی راجن سائیں کے علاقے میں ایک ماتمداری کے پروگرام میں گیا تو وہاں جاکر دیکھا کہ سارے لوگ امام بارگاہ میں جوتے پہنے ٹہل رہے تھے میں نے ان سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ ہمارے ہاں اس کا رواج نہیں ہے

میں نے عرض کیا کہ اگر آج کوئی بدتمیز رواج پیدا ہو جائے تو کیا آپ لوگ اس پر عمل پیرا ہو جائیں گے؟ کیا ادب بھی کوئی رواج ہوتا ہے؟

میں نے اس سے کہا کہ حضرت علی راجن سائیں کے دربار میں

www.khrooj.com

آپ میں سے کتنے لوگ جوتے پہن کر جاتے ہیں؟
انہوں نے کہا کوئی بھی نہیں جاتا
میں نے عرض کیا کہ آپ بیٹے کے دربار میں اسقدر ادب کرتے ہیں بلکہ ان کے ایک غلام کا ساتھ میں دربار ہے جو ہندو تھا اس میں بھی کوئی جوتے پہن کر نہیں جاتا کیونکہ وہ حضرت کا نوکر تھا اور دوسری طرف آپ ان کے مالک ومولا علیہ الصلوات والسلام کے دربار میں جوتے پہنے پھر رہے ہیں کیا یہ دربار اس ہندو کے دربار سے بھی کم محترم ہے؟
دوستو! ہمیں ان مقامات عالیہ کو وہی پروٹوکول دینا چاہیے جو ہم شہنشاہان پاک علیھم الصلوات والسلام کے درباروں کو دیتے ہیں اس لئے ہمیں ان چیزوں کا خیال رکھنا چاہیے
() امام بارگاہوں میں جوتے پہن کر نہیں آنا چاہیے
() امام بارگاہوں میں تھوکنا مناسب نہیں ہے
() امام بارگاہوں میں سیگریٹ نوشی سوئے ادبی ہے

www.khrooj.com

() مجالس عزا میں ادھر ادھر خواہ مخواہ دیکھنا سوئے ادبی ہے
() مجالس عزا میں تصنع بناوٹ اور دکھاوے کے لئے کوئی کام نہیں کرنا چاہیے
() مجالس عزا میں اپنے آپ کو اپنے آئمہ ہدیٰ علیھم الصلوات والسلام کے سامنے موجود سمجھنا چاہیے اور لوگوں کو بتایا جائے کہ یہ ذکر پاک عبادت ہے اس لئے اس میں باوضو شرکت کریں
() علم پاک اور دیگر پاک شبیہوں کے پاس باوضو جانا چاہیے
() علم پاک اور دیگر پاک شبیہوں کے پاس تھوکنا جائز نہیں
() علم پاک اور دیگر پاک شبیہوں کے پاس جوتے پہن کر جانا مناسب نہیں ہے
() علم پاک اور دیگر پاک شبیہوں کو پشت کر کے نہیں بیٹھنا چاہیے
() علم پاک اور دیگر پاک شبیہوں کے سائے پر قدم نہیں رکھنا چاہیے

www.khrooj.com

( ) جہاں بھی آئمہ معصومین علیہم الصلوات والسلام کے اسمائے مبارکہ لکھے ہوں انہیں دیکھ کر صلوات پڑھنا چاہیے اور جہاں بھی نام سنیں یا زبان پر کوئی اسم مبارک لائیں تو صلوات کو پڑھنا واجب سمجھیں

( ) زیارات اور ادعیہ میں جہاں بھی نام پاک آ جائے وہاں صلوات کو شامل کریں کیونکہ یہ تحریف محرمہ نہیں بلکہ مستحب ہے کیونکہ فرمایا گیا ہے جس نے نام تلاوت کیا یا سنا اور صلوات نہیں پڑھی اس نے ہم پر جفا کی ہے اس لئے یہ تحریف محرمہ نہیں ہے بلکہ مستحب ہے کیونکہ ان کے ایک عمومی حکم سے ہے

( ) ذاکرین عظام سٹیج پر لطیفہ گوئی سے اجتناب کریں کیونکہ سنجیدہ ماحول میں لطیفہ گوئی غیر مہذبانہ فعل ہوتا ہے ہاں اگر کوئی جشن میلاد ہے تو پھر اس میں فضائل کے ساتھ لطائف سے اس بزم کو زعفران زار بنایا جائے تو یہ سونے پہ سوہاگہ

ہے اور ماہ عزا میں اس طرح کے لطائف کا سٹیج پر بیان کرنا جائز نہیں ہے

( ) کسی مقرر یا ذاکر یا عالم کو ہوٹنگ کی غرض سے یا اپنا جلسہ وغیرہ کامیاب کرنے کی غرض سے داد دینا یا جھوٹ موٹ کی داد دینا بھی غیر مہذبانہ فعل ہے اس لئے نہ ہی جھوٹ موٹ کا رونا چاہیے نہ داد دینا چاہیے کیونکہ اس میں اس پاک ذکر کا استخفاف وتوہین ہے

( ) اس دور میں یہ بھی بہت ضروری ہے کہ ہم اپنے مجالس وعزاداری اپنے شہنشاہ زمانہ عجل الله فرجه الشريف کی خوشنودی کے لئے منعقد کریں اور ہر مجلس میں دعائے تعجیل فرج ضرور کریں اور ہر ذاکر سے کہیں کہ وہ اپنی مجلس کا آغاز دعائے انتقام اور اس گھر کی آبادی کی دعا سے کرے اور دوران مجالس اس دعا کو رائج کرنا چاہیے

www.khrooj.com

اسم شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کا احترام

دوستو! اب آخر میں مجھے یہ مناسب لگتا ہے کہ شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ان اسمائے مبارکہ کا بھی ذکر کر دوں کہ جنکی خصوصی تعظیم کا حکم ہے

دوستو! حقیقت یہ ہے کہ شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے اسمائے مبارکہ کی تعظیم کے بارے میں ہمارے عالم متبحر جلیل سید عبداللہ سبط محدث جزائری رحمتہ اللہ علیہ نے روایات جمع کئے اوران کے بعد یہ سلسلہ جاری ہو گیا اور یہ تجمیع روایات کا عمل اب تک جاری ہے۔ ان کی اس طرف توجہ اس وجہ سے ہوئی کہ اس دور میں شافعی مسلک کے لوگ شہنشاہ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم مبارک کے احترام میں اٹھنا واجب سمجھتے تھے اب تو صرف انگوٹھے چومنے تک محدود ہو گئے ہیں اور وہ بہترین رسم ترک کر چکے ہیں مگر اس دور میں یہ

www.khrooj.com

بات عام تھی کہ جونہی سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک زبان پر آیا سارے کھڑے ہو جاتے تھے ۔اس دور میں ان پر شافعیوں سے اس فعل کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے اسمائے مبارکہ کی تعظیم پر مبنی روایات تلاش کرنا شروع کئے اور انہیں جو روایت سب سے پہلے ملی وہ یہ تھی کہ ایک روز کسی شخص نے کشاف حقائق شہنشاہ صادق علیہ الصلوات والسلام کی بارگاہ میں شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے اسم القائم علیہ الصلوات والسلام لیا تو آپ فوراً تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے اور سر جھکا کر صلوات پڑھی اور اس کے بعد فرمایا بابی انت وامی ...... ہمارے ماں باپ ان پر قربان ہوں

اس کے بعد تو شہنشاہ معظم سید الساجدین امام زین العابدین علیہ الصلوات والسلام سے لیکر شہنشاہ ابو محمد العسکری علیہ الصلوات والسلام تک سارے معصومین علیہم الصلوات والسلام کے بارے میں روایات ملے کہ انہوں نے اسم مبارک سنا تو تعظیم کو کھڑے

ہو گئے

بعض آئمہ ہدیٰ علیھم الصلوات والسلام نے اسم مبارک سن کر دونوں ہاتھ سر پر رکھ کر صلوات پڑھی۔ بعض معصومین علیھم الصلوات والسلام نے کھڑے ہو کر دونوں ہاتھ سینے پہ رکھ کر صلوات پڑھی اور بعض معصومین علیھم الصلوات والسلام نے کھڑے ہو کر دونوں ہاتھ سر پہ بھی رکھے اور سر جھکا کر صلوات پڑھی۔ اب تو سارے علمائے شیعہ کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے بعض اسمائے مبارکہ کی جب تلاوت کی جائے تو فوراً تعظیم کو کھڑے ہو جاؤ

اس مسلمہ کو دیکھتے ہوئے سارے علمائے کرام نے خطبہ جمعہ میں شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے اسم مبارک آنے پر کھڑے ہو جانے اور سر جھکا کر صلوات پڑھنے کو واجب قرار دیا اور تلقین میں بھی جب شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کا اسم مبارک آتا ہے تو وہاں بھی تعظیماً کھڑا ہونا واجب قرار دیا ہے

اسی طرح جہاں جہاں بھی شہنشاہ زمانہ عجل الله فرجه الشريف کے یہ مخصوص اسمائے مبارکہ تلاوت ہوں تو وہاں تعظیم کے لئے کھڑے ہوکر صلوات پڑھنا اور سر یا سینے پر ہاتھ رکھ کر جھکنا لازم ہے جو یہ اسمائے مبارکہ ہیں

() شہنشاہ معظم [م ہ د ی] عجل اللہ فرجہ وصلوات اللہ علیہ

() شہنشاہ معظم [ق ا ء م] عجل اللہ فرجہ وصلوات اللہ علیہ

اور دیگر سارے اسمائے مبارکہ کی تلاوت پر سر یا سینے پر ہاتھ رکھ کر جھکنا اور صلوات پڑھنا لازم ہے اسی طرح سارے معصومین عليهم الصلوات والسلام کے اسمائے مبارکہ کو پروٹوکول دینا چاہیے

روایتی مقدسات

دوستو! یہاں مناسب ہوگا کہ کچھ معاشرے کے روایتی مقدسات کے حوالے سے بھی بات کرتا چلوں تاکہ کسی بھی

WWW.KHROOJ.COM

حوالے سے ادب و احترام کو رد نہ کیا جائے

دوستو! یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ہمارے معاشرے میں جتنے بھی شعبہ ہائے حیات ہیں ان میں بھی کسی نہ کسی چیز کے مقدس ہونے اور اس کے احترام کا تصور موجود ہے اور اس میں دین مذہب کی بھی کوئی شرط نہیں ہے

آپ نے دیکھا ہوگا کہ ایک درزی اپنے مشین والے پھٹے پر کسی کو پاؤں نہیں دھرنے دیتا کیونکہ وہ اسے مقدس سمجھتا ہے اور اگر کوئی اس پر پاؤں دھرلے تو وہ اسے اپنی دکان سے بھی نکال باہر کرتا ہے کیونکہ وہ اس پھٹے کو اپنے رزق کا ایک وسیلہ تصور کرتا ہے

اسی طرح آپ دیکھیں کوئی بھی دکان دار اپنے کاؤنٹر پر کسی کو پاؤں نہیں رکھنے دیتا اور نہ اس پر کسی کو جوتی رکھنے کی اجازت دیتا ہے کیونکہ وہ اسے مقدس سمجھتا ہے

میرے ایک دوست ہیں گردیزی صاحب انہیں ڈانسنگ

www.khrooj.com

ہارس رکھنے کا بہت شوق تھا اور انہوں نے جو گھوڑا رکھا ہوا تھا اس کے لئے انہوں نے ایک ٹرینر رکھا ہوا تھا جو ایک معقول تنخواہ لے کر اس گھوڑے کو ٹرینڈ کرتا تھا ایک دن وہ مخدوم صاحب اپنے باغ سے ہو کر آئے تو ان کے جوتوں پر گرد جمی ہوئی تھی انہوں نے دیکھا کہ اس ٹرینر کا چھانٹا وہاں پڑا ہوا تھا انہوں نے وہ چھانٹا اٹھایا اور اس سے جوتے پہ مارنا شروع کر دیا تا کہ گرد جھڑ جائے اچانک اسی ٹرینر کی نگاہ پڑی تو دوڑتا ہوا آیا اور بڑے گستاخانہ انداز میں آ کر وہ چھانٹا ان سے چھین لیا اور کہا کہ میں آپ کا ملازم ہوں مگر زرخرید غلام نہیں ہوں اس لئے آپ کو یہ جرات کیسے ہوئی ہے کہ میرے چھانٹے سے جوتے جھاڑنے لگے ہو اپنی تنخواہ اپنے پاس رکھیں میں جا رہا ہوں

انہوں نے کہا بھائی مجھے یہ تو بتاؤ بات کیا ہے؟ اس نے کہا جناب اس چھانٹے کے صدقے میں ہم روزی روٹی کماتے

ہیں اس لئے ہمارے لئے یہ انتہائی محترم ہوتا ہے اور آپ نے اس کی بے حرمتی کر کے میری بھی بے عزتی کی ہے اس پر مخدوم صاحب نے اس سے معذرت کی کہ ہمیں یہ بات معلوم نہیں تھی پھر وہ بڑی مشکل سے راضی ہوا ورنہ وہ جا رہا تھا

ہمارا ایک خاندانی نوکر تھا جس کی کئی پشتیں ہمارے ہاں نوکر رہی تھیں اس کا ایک بیٹا ہمارے ہاں ٹریکٹر ڈرائیور تھا ایک دن چچا جان نے اس سے کہا بیٹا ہمارے بھانجے کو بھی ڈرائیونگ سکھا دو اس نے انہیں شاگرد بنالیا ایک دن وہ بچہ جب سیٹ سے اترنے لگا تو اس نے اپنا پاؤں سٹیرنگ کے اوپر سے گزار لیا۔ جونہی اس کی نظر پڑی تو اس نے آ کر ایک تھپڑ رسید کر دیا اور کہا یہ بات یاد رکھیں کہ ڈرائیور کی موت وحیات اسی سٹیرنگ پر منحصر ہوتی ہے اگر اس کا احترام نہیں کرو گے تو نقصان اٹھاؤ گے اس کے بعد اس نے کہا میں آپ سے نوکر کی حیثیت سے معافی چاہتا ہوں اور یہ تھپڑ میں نے استاد

www.khrooj.com

کی حیثیت سے مارا ہے تا کہ بات یاد رہ جائے کہ ڈرائیور کے لئے سٹیرنگ ایک مقدس چیز ہوتی ہے

ایک دن میں فیروز نظامی خانصاحب کا انٹرویو سن رہا تھا یہ علم موسیقی کا بہت بڑا حوالہ مانے جاتے تھے انہوں نے کہا کہ ہمارے اولین زمانے میں ایک میوزک کانفرنس ہو رہی تھی جس میں پورے انڈیا کے خان صاحبان اور پنڈت مہاراج آئے ہوئے تھے پوری رات موسیقی کا دور دورہ رہا جب گائیکی اختتام کو پہنچی تو ایک عورت آئی اور اس نے بڑے غلام علی خان صاحب سے کہا کہ میری ایک بچی ہے آپ اسے بھی سنیں اور دعا دیں

انہوں نے کہا ہاں بلاؤ۔ وہ ایک چھوٹی سی بچی کو لائی اس نے آ کر پہلے سارے خانصاحبان کے قدم چھوئے اور اس کے بعد وہ ہارمونیم پر بیٹھی اور پہلے اس نے ہارمونیم کے سامنے دونوں ہاتھ باندھے بھی ادب سے ہاتھ لگا کر آنکھوں پر

لگائے اس کے بعد وہ بیٹھ گئی اور اس نے آسمان کی طرف دیکھا اور دونوں ہاتھ باندھ کر سر جھکایا اور پھر کانوں کو ہاتھ لگائے اور پھر ہارمونیم چھیڑلیا۔ اس وقت بڑے غلام علی خانصاب نے کہا کہ یہ لڑکی اپنے وقت کی بہت بڑی نامور گائیک ہوگی کیونکہ یہ استادوں اور اپنے سازوں کا ادب کرنا جانتی ہے اور انہوں نے کہا کہ جو شخص اپنے مقدسات کا احترام کرنا نہیں جانتا وہ ان سے کامیابی کی دولت نہیں کما سکتا اور وہ لڑکی پاکستان کی مشہور گلوکارہ میڈیم نور جہاں تھی

پوری دنیا کی مانی ہوئی گلوکارہ لتا منگیشکر کی پوری زندگی کا ریکارڈ ہے کہ اس نے کبھی کوئی گانہ جوتے پہن کر نہیں گایا اور جب اس کے بارے اس سے سوال ہوا تو اس نے کہا موسیقی ہماری عبادت میں شامل ہے اس لئے میں گیت بھی جوتے پہن کر نہیں گاتی کیونکہ جوتے پہن کر عبادت کرنا جائز نہیں ہے

اب ان باتوں سے ہم اپنا احتساب بھی کریں کہ جو ہمارے مقدسات ہیں کیا ہم بھی ان کا اتنا احترام کرتے ہیں ؟ وہ ذوات اقدس علیھم الصلوات والسلام جن سے ہماری دنیا عقبیٰ وابستہ ہے کیا ہم ان کے مقدسات کا بھی احترام کرتے ہیں؟ کیا ہم انہیں پوری طرح پرٹوکول دیتے ہیں؟

دوستو! ہندو لوگ جب اپنی مقدس کتاب کو ایک گھر سے دوسرے گھر منتقل کرنا چاہتے تھے تو اس سے پہلے وہ اعلان کرتے کہ فلاں وقت ہماری کتاب کو منتقل کیا جائے گا۔ اس وقت سارے ہندو جمع ہو جاتے تھے راستوں کو صاف کیا جاتا تھا روح کیوڑہ وعطریات چھڑکائے جاتے تھے اور وہ جلوس کی شکل میں گھر سے نکلتے تھے ایک بہت اونچے سٹول یا میز پر کتاب رکھی ہوتی تھی اور لوگ تبرکاً اس کو اٹھانے کے لئے ایک دوسرے سے زیادہ کوشاں ہوتے تھے اور اس میز یا سٹول کو سروں سے اونچا رکھا ہوا ہوتا تھا اور ''رام نام ست

ہے'' کہتے ہوئے پورے راستے احترام سے چلتے تھے راستے میں ہندوں کے جتنے گھر ہوتے تھے سب عورتیں اس کتاب کے احترام میں گھروں سے نکل آتی تھیں اور پرشاد [نیاز] بانٹتی تھیں اوراس طرح اس کتاب کوایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل کیا جاتا تھا

دوسری طرف ہمارے مسلمان لوگ کہ اللہ جل جلالہ کی عظیم کتاب کی ایک گٹھڑی پشت پر لادے شہروں شہر پھرتے ہیں اور گلی گلی آواز دیتے ہیں ''لے لو قرآن شریف سپارے ادھار پر''

اس دوران اگر وہ رفع حاجت کریں تو وضو تک نہیں کرتے بلکہ استنجا تک نہیں کرتے

یہ بات شنیدہ نہیں ہے بلکہ ہماری چشم دید ہے۔ میں خود ایک مسلمان شخص کو کھال کے کنارے پر قرآن کریم کی گٹھڑی رکھ کر رفع حاجت کرتے ہوئے دیکھا اور بغیر استنجا کے اور بغیر

ہاتھ دھوئے دوبارہ گٹھڑی پشت پر لادتے ہوئے دیکھا ہے اور اسے احساس بھی دلانے کی ناکام کوشش کی ہے

دوستو! ہمیں ان چیزوں سے سبق حاصل کرنا چاہیے کہ لوگ باطل چیزوں کا احترام کرتے ہیں اور ہم اپنے حقیقی مقدسات کا احترام نہیں کرتے تو پھر وہی بات درست ہوگی جو مرزا اسد اللہ خان غالب نے کہی ہے

ع ...... وفاداری بشرط استواری اصل ایماں ہے

مرے بت خانہ میں تو گاڑو کعبہ میں برہمن کو

دوستو! ہم سب کو اپنے مقدسات کا احترام کرنا چاہیے کیونکہ بے ادب بے نصیب اور با ادب با نصیب ہوتا ہے ہمارے بھی مذہبی بہت سے مقدسات ہیں مثلاً مصلیٰ ہے اس کا بھی ادب کریں گے تو عبادت سے فائدہ اٹھائیں گے، مسجد کا احترام کریں گے تو اس سے فائدہ اٹھائیں گے اسی طرح امام بارگاہیں ہیں ان کا ادب کریں گے تو کرم ہوگا

www.khrooj.com

مجالس عزا، ماتمداری، شبیہیں ہیں تو ہمیں ان کا احترام کرنا لازم ہے اور اسی احترام کو اللہ جل جلالہ نے تقوے کا نام دیا ہے کیونکہ یہ فرمایا گیا ہے کہ قربانی کے جانور کا احترام کرو اس کی رسی کا احترام کرو اس کے پٹے کا احترام کرو

اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ جناب اسماعیل علیہ السلام کے فدیہ میں آنے والے دنبے کی شبیہ ہے اور اسی سے اللہ جل جلالہ نے ہمیں احترام شبیہ کا درس بھی دیا ہے اور فرمایا کہ یہ شبیہ بھی شعائر اللہ میں سے ہے اس کے آگے مت چلو اس کی ایک ایک چیز کا احترام کرو کیونکہ یہ جنت سے آنے والے ایک دنبے کی شبیہ ہے اور اس کا احترام تقویٰ ہے

اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ مقدسات کی شبیہ بھی شعائر اللہ ہوتی ہے اور اس کا ادب بھی لازم و واجب ہے اور دونوں کا احترام تقویٰ ہے یعنی اصل کا اور شبیہ کا

اور ہمیں یہ بھی درس دیا گیا ہے کہ ایک چیز کی ہزاروں شبیہیں

بن جائیں تو پھر بھی سب کا اسی طرح کا احترام واجب ہے کیونکہ ایک دنبے کی روزِ قربان لاکھوں کروڑوں شبیہیں لاکر قربان کی جاتی ہیں اوراس میں سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ شبیہ کے لئے جنس کا ایک ہونا بھی ضروری نہیں ہے کیونکہ جناب اسماعیل علیہ السلام کا فدیہ تو دنبہ آیا تھا مگر ہمارے ہاں اس کی شبیہ اونٹ بھی ہوتے ہیں بھیڑ بکریاں بیل گائے جو بھی اس کی شبیہ بن جائے اس کا احترام لازم ہے

دوستو! ہمیں یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ شبیہ کے لئے وحدت نوع بھی شرط نہیں ہے کیونکہ جو دنبہ جنت سے آیا تھا اس کی نوع اور ہمارے دنیا کے موجود جانورں کی نوع بھی ایک نہیں ہے اس کے باوجود احترام برابر کا دینا واجب ہے

دوستو! یہ بھی اللہ جل جلالہ نے درس دیا ہے کہ اصل اورشبیہ کا اجرایک جیسا ہے اس لئے ان کے لئے احترام ایک جیسا ہے

یہ بھی فرمایا کہ جنتی دنبے کی رسی پٹہ زنجیر کی شبیہ کا بھی احترام

واجب ہے اور شرط تقویٰ ہے

اس میں ایک اور درس بھی ہے کہ انسان جو کام روزمرہ کرتا ہے اگر وہ نسبت اور شبیہ کے حوالے سے ہو جائے تو اسے معمولی نہیں سمجھنا چاہیے کیونکہ انسان سارا سال جانور ذبح کرتا ہے پکاتا ہے اور کھاتا ہے مگر اس کا نہ اجر ہے اور نہ ہی ادب ہے اسی طرح قربانی کا دنبہ بھی خود ذبح کرتا خود ہی کھاتا ہے مگر اجر موجود ہے تو اس کی وجہ اصل میں اس کا شبیہ ہونا ہے کیونکہ شبیہ کے ساتھ جو رویہ رکھا جائے وہ اصل کیساتھ تصور ہوتا ہے اس لئے ہمیں اپنے رویوں کا جائزہ لینا چاہیے اور اپنے مقدسات کے احترام کو بحال کرنے کی کوشش کرنا چاہیے اور دوسروں کو بھی اس کی تبلیغ کرنا چاہیے

آخر میں مناسب ہوگا کہ ہم سب ملکر دعا کریں کہ خالق ہمیں وہ روز سعید دکھائے کہ اس گھر اطہر سے یہ صف ماتم لپیٹ دی جائے اس گھر میں جشن مسرت بپا ہوں اس پاک خاندان علیہم

www.khrooj.com

الصلوات والسلام کا انتقام ہو بعض لوگ کہتے ہیں کہ صف ماتم نعوذ
باللہ قیامت تک بچھی رہے یہ دعا نہیں کرنا چاہیے
بلکہ یہ دعا کرنا چاہیے کہ اس گھر سے یہ غم والم ومصائب ختم
ہو جائیں پاک شہزادگان علیهم الصلوات والسلام کی خوشیاں اس گھر کو
نصیب ہوں ہمارے وارث زمانہ عجل الله فرجه الشريف جلدی
تشریف لائیں اور اپنی ابدی مسرت اور دائمی حکومت الٰہیہ کا
قیام فرمائیں

﴿ آمین یارب العالمین ﴾

کلبِ درِ کریم عجل الله فرجه الشريف

جعفر

www.khrooj.com

يا مولا كريم عجل الله فرجك و صلوات الله عليك

القائم ویلفیئر ٹرسٹ (رجسٹرڈ) کراچی کی مطبوعات

تالیفات وتصنیفات

السیّد مخدوم المخادیم محمدؐ جعفرؑ الزمان نقوی البخاری

(1) انتصارِ مظلوم [اردو مسدس نظمیں]

(2) عرفانِ حجتؑ [شہنشاہ معظم کے اسم حجت عجل اللہ فرجہ الشریف کی شرح پر چودہ خطبات]

(3) کنٹھا المعروف قلندر نامہ [فقر کے موضوع پہ سرائیکی مسدس]

(4) عصمت السیدات [سیدزادی کا کسی غیر سید سے عقد ہرگز جائز نہیں ہے،

اس کے متعلق ناقابل تردید دلائل،

ثبوت اور حقائق]

(5) گستاخیاں [سادات عظام کے موضوع پہ اصلاحی نظمیں]

www.khrooj.com

(6) طریق المنتظرین [حقوق امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف اور فرائض مومنین پر ایک جامع کتاب]

(7) دعائے تعجیل فرج

(8) امتیاز العالین عن انواع العالمین

(9) معدن العصمت فی سیرت ام القائمؑ الحجۃ صلواۃ اللہ علیہا

(10) اسرار العبدیات یعنی عملی روحانیات

(11) افکار المنتظرین [غوامض اِلٰہیات پر خطبات]

(12) The Last Reformer of the World

[دنیا کے تمام مذاہب میں آخری دور میں ایک آنے والی ذات کا تصور]

(13) باادب بامراد

(14) عرفانیے [مدحیہ اردو نظموں قطعات ور باعیات کا مجموعہ]

(15) شرح دعائے عہد

(16) انتصارِ ولایت عصرؑ [کربلا نے ہمیں انصار

WWW.KHROOJ.COM

سازی کا کیا درس دیا ہے؟]

(17) مجالس المنتظرین فی مقتل المظلو مین پانچ جلدیں، اُردو، سرائیکی

[محققانہ مجالس، ایک تاریخ، ایک جغرافیہ، ایک روضہ نگاری جو ہزاروں کتابوں سے بے نیاز کر دیں]

(18) نہج المعرفت فی اسماء القائمؑ تین جلدیں [امامؑ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے اسماء مبارکہ پر خطبات]

(19) دینِ نصرت

(20) مصباحِ شیعت [شیعیت کے اصول و فروع پر جامع کتاب]

(21) وحدانیت مطلقہ [امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے بارے میں مولا امیرؑ المومنین کے چالیس فرامین]

(22) کرچیاں [اردو قطعات، رباعیات، سلام]

(23) کشکول [السید مخدوم محمد باؔقر الزمان نقوی البخاری المعروف بلہ سائیں کا سرائیکی مجموعہ کلام]

(24) کاروانِ ادعیہ [بارگاہِ امام عصرؑ میں استغاثے اور

دعاؤں کا مجموعہ]

(25) موعود الرسلؑ [دنیا کے تمام مذاہب میں آخری دور میں ایک آنے والی ذات کا تصور]

(26) محسنین اسلام [عقد محسنہ اسلام صلوات اللہ علیہا کے موضوع پر جامع کتاب]

(27) داغ ماتم [فن نوحہ نگاری 4 جلدیں]

(28) عرفانِ امامت

(29) ہیلاں [سرائیکی مسدس]

(30) صحیفہ نصرت [اردو مسدس نظمیں]

(31) کنوزِ قصائد [قصائد پاک و عارفانہ کلام]

(32) لذتِ درد [سرائیکی ڈوہڑے]

(33) زر پارے اقوال و آرٹیکلز

(34) آہیں غزلیات

(35) دہکتے احساس اردو نظمیں

(36) گوہر روحانیات روحانیت پہ مبنی خطبات

(37) زمان پامسٹری ہاتھ کی لکیریں، علم قیافہ

....

مصنف ادیم نقوی

(38) محسن عالم
(39) اہل البیتؑ
(40) خونِ ناحق
(41) مشعلِ نور
(42) ہل من ناصر ینصر نا
(43) جاہلیت کی موت
(44) مدح اولیاء
(45) راہِ ارم
(46) مجالس الصادقین
(47) الحسینؑ والبکاء

مصنف ابوالفارق واسطی

(48) تعلیم الاسلام
(49) جامع الانوار
(50) انوارالایقان

www.khrooj.com

مصنف ابو منصور

(51) القرآن .... مترجم

(52) تعلیم بذریعہ ادعیاء معصومینؑ

(53) عرفان

(54) حقائق واسرار

(55) دعائے ابوحمزہ ثمالی

(56) امت منقاد

(57) جادہ منزل

(58) نشانِ منزل

(59) ''سرِ خودی'' (علامہ اقبال کے اشعار کی تشریح)

مصنف شبیر بلگرامی

(60) سورۃ فجر اور کربلا

(61) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن حکیم کے متعلق غیر مسلم مشاہیر کی آراء

(62) غم حسینؑ اور تزکیہ نفس

(63) مکتوب غم

(64) Grief Purifies The Self

(65) Beacon Light

(ادیم نقوی کی الہامی نظم ''مشعل نور'' کا انگریزی ترجمہ)

(66) Glories of Belief

(ادیم نقوی کی معرکتہ الآراء کتاب ''انوار ایقان'' کا انگریزی ترجمہ)

(67) The First Word of Islam

(ادیم نقوی کی کتاب ''اسلام کا پہلا کلمہ'')

مصنفہ عذرا مسعود

(68) رموز

مصنف حکیم سید محمود گیلانی

(69) ایلی علیہ السلام

www.khrooj.com

مترجم لیفٹیننٹ کرنل (ر) مظفر علی ہمدانی

(70) ''پھر حضرت علی آئے'' یہ ترجمہ ہے ڈی۔ ایف۔ کراکا کی کتاب Then Came Hazrat Ali کے دو ابواب 19، 21 کا ہے اور اسی مصنف کے ایک مضمون کا بھی جو بمبئی کے انگریزی جریدے ''کرنٹ'' 23 ستمبر 1976ء کی اشاعت میں ''علیؑ عظیم کے روضہ نجف میں آج بھی معجزے ہوتے ہیں'' کی سرخی کے تحت شائع ہوا

www.khrooj.com